عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۰ تا ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۴۳

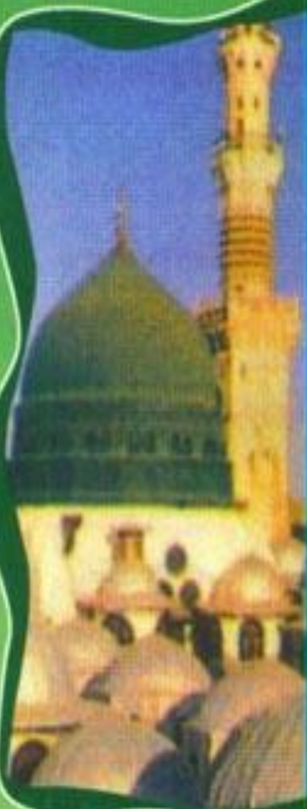

توہین رسالت کی سزا عہد رسالت میں

افلاک کو جھکتے ہوئے دیکھا ہے نظر نے

مرزا قادیانی

جھوٹا مدعی نبوت

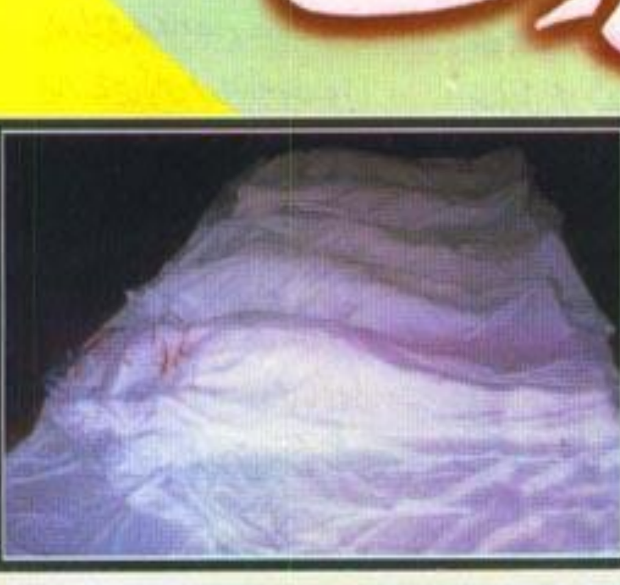

سانحہ جامعہ فاروقیہ کراچی ذمہ دار کون؟

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

کیا سنت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے؟

س..... فرض نماز اور سنت کی نیت میں کیا فرق ہے کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرض اللہ تعالیٰ کے لئے اور سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے، کیا یہ درست ہے؟

ج..... سنت نماز بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے پڑھی جاتی ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے فرض اور سنت کی نیت میں کوئی فرق نہیں۔ بس ایک کے لئے فرض کی نیت کی جاتی ہے اور دوسری کے لئے سنت کی۔ عبادت دونوں میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے۔

فرض سے پہلے وتر اور سنتیں پڑھنا صحیح نہیں:

س..... ہمارے گاؤں میں دو شخص عشا کی سنت مؤکدہ اور وتر فرضوں سے پہلے یعنی جماعت ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں اور جماعت دیر سے ہوتی ہے، اس لئے وہ ایسا کرتے ہیں آیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

ج..... یہ تو ظاہر ہے کہ فرض کے بعد کی مؤکدہ سنتیں تو بعد ہی میں ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ فرض کے تابع ہیں یہی وجہ ہے کہ اگر فرض و سنت پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ فرض نماز نہیں ہوئی تو فرض کے ساتھ بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں گی۔ جب تک فرض نماز ہی نہیں پڑھی، بعد کی سنتیں کیسے ادا ہو سکتی ہیں؟ وتر کی نماز اگرچہ مستقل نماز ہے، فرض کے تابع نہیں لیکن عشا اور وتر میں ترتیب لازم ہے، اس لئے وتر کا عشا کے فرض سے پہلے ادا کرنا صحیح نہیں۔ البتہ اگر فرض، سنت اور وتر ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی تھی تو فرض اور سنت کا اعادہ لازم ہے مگر وتر صحیح ہو گئے۔

کیا فجر کی سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟

س..... قضا نماز میں صرف فرض پڑھے جاتے ہیں مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کی سنتیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ فجر کی سنتیں مؤکدہ ہیں تو پھر ظہر کی بھی مؤکدہ ہیں کیا ان کی بھی قضا پڑھنی چاہئے؟

ج..... فجر کی سنتوں کی تاکید بہت زیادہ ہے اس لئے اگر نماز فجر فوت ہو جائے تو سورج طلوع ہونے کے بعد زوال سے پہلے اس کو سنتوں سمیت پڑھنے کا حکم ہے لیکن اگر زوال سے پہلے نماز فجر قضا نہیں کی تو بعد میں صرف فرض پڑھے جائیں۔ وقت نکل جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی کسی سنت کی قضا نہیں۔

قضا سنت کی نیت کس طرح کریں؟

س..... محترم آپ نے فرمایا ہے کہ فجر کی نماز اگر قضا ہو جائے تو دوپہر سے پہلے سنتوں کے ساتھ قضا کرنی چاہئے۔ تو محترم سوال یہ ہے کہ قضا سنتوں کی نیت کس طرح ہو گی؟

ج..... بس سنت فجر کی نیت کر لینا کافی ہے۔

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو بعد طلوع پڑھیں:

س..... اخبار جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے زیر عنوان آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ "صبح صادق کے بعد سنت فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں۔ سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی"۔ اس سلسلہ میں وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر کسی کی سنتیں رہ جائیں اور وہ سنتیں پڑھے بغیر فجر کی جماعت میں شریک ہو جائے تو یہ بتایا گیا ہے کہ اب سورج طلوع ہونے کے بعد سنتیں پڑھے تو جب صرف نوافل مکروہ ہیں تو سنتوں پر یہ پابندی کیوں ہے؟ سنتیں تو نوافل کی تعریف میں نہیں آتیں۔

ج..... اس مسئلہ میں سنتوں اور نفلوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فرض کے بعد طلوع سے پہلے فجر کی سنتیں پڑھنا بھی درست نہیں۔

نماز فجر کے بعد فجر کی سنتیں ادا کرنا:

س..... نماز فجر کی دو رکعت سنت کے بارے میں سنا ہے کہ یہ فرض نماز سے قبل لازماً ادا کرنی چاہئے۔ لیکن ہمارے محلہ کی مسجد میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نمازی حضرات مذکورہ سنتوں کو چھوڑ کر فرض نماز باجماعت پہلے پڑھتے ہیں اور نماز فرض مکمل ہونے پر اکیلے کھڑے ہو کر دو رکعت سنت ادا کر لیتے ہیں؟

ج..... فقہ حنفی کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر جماعت کی دوسری رکعت (بلکہ تشہد بھی) مل جانے کی توقع ہو تو کسی الگ جگہ پر فجر کی سنتیں پہلے ادا کرے، تب جماعت میں شریک ہو۔ ورنہ جماعت میں شریک ہو جائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد اشراق کے وقت پڑھے۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نفل نماز ممنوع ہے۔ البتہ قضا نمازیں سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ جائز ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

۲۰تا۲۶ ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۶تا۲۲ مارچ ۲۰۰۱ء

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خان محمد

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی

جلد: ۱۹ شمارہ: ۴۳

بیادگار

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۶ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ [illegible] کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

افغانستان پر اقتصادی پابندیاں اور اسلامی اخوت کا قابل تقلید مظاہرہ .... (اداریہ) 4
توہین رسالت کی سزا مبعد رسالت میں! .... (لالہ صحرائی) 6
افلاک کو جھکتے ہوئے دیکھا ہے نظر نے! .... (پروفیسر ابوالخیر کشفی) 9
مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت! .... (مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 11
سانحہ جامعہ فاروقیہ کا ذمہ دار کون؟ .... (ڈاکٹر دین محمد فریدی) 13
قادیانیت کا ارتدادی کردار .... (ابوالسیف عتیق الرحمٰن) 14
کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک .... (ثناء محمد خان فتحی) 20
اخبار ختم نبوت 24

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہ حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افغانستان پر اقتصادی پابندیاں

اور اسلامی اخوت کا قابل تقلید مظاہرہ

اس دنیا میں دو قسم کے لوگ آباد ہیں، ایک وہ جو ظاہر پرست ہیں، ظاہری اسباب اور سہاروں پر ان کا یقین ہوتا ہے، یہ لوگ ظاہری اسباب کو کامیابی و کامرانی کا دارومدار سمجھتے ہوئے ہر وقت ان اسباب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو ظاہری اسباب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہیں، کامیابی و کامرانی کے لئے خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد کے ہمیشہ طلبگار رہتے ہیں، چونکہ یہ لوگ اسباب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے، کیونکہ فرمان خداوندی ہے: ''ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ''

پھر یہ لوگ وقتی آزمائشوں، مصیبتوں، رکاوٹوں اور کسی قسم کی پابندیوں سے نہیں گھبراتے، پیچھے ہٹنے کے بجائے اللہ کا نام لے کر آگے بڑھتے ہیں، ان کے قدم رکنے کی بجائے منزل کی جانب اور تیز ہو جاتے ہیں وہ ہر آزمائش کے بعد ایک نئے جذبے اور نئے عزم کے ساتھ جانب منزل بڑھتے ہیں، منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے راستے کی ہر کاوٹ کو وہ نشان منزل سمجھتے ہوئے چلتے رہتے ہیں، ہر نیا دن ان کے عزم اور حوصلے کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنے مقصد کے قریب تر کرتا چلا جاتا ہے۔

آج کل افغانستان کے مسلمان کچھ اس قسم کی صورت حال سے گزر رہے ہیں، ویسے تو روز اول سے ہی اسلام دشمن طاقتوں نے طالبان کی راہ میں رکاوٹوں اور سازشوں کا جال بچھانا شروع کیا، رکاوٹوں پر رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، ہر دن نئی سازشیں تیار کی گئیں۔ افغانستان میں طالبان سے برسرپیکار افراد کو ہر قسم کا تعاون فراہم کیا گیا، مختلف بہانے بنا کر ان پر دباؤ ڈالا گیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں نے عالم کفر کا ہر حربہ ناکام بنا دیا، یہ لوگ رضائے الٰہی اور دین اسلام کی سربلندی اور اس کے قیام کے لئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہے، اور ہر موقع پر نصرت خداوندی نے ان کا ساتھ دیا اور عالم اسلام میں ان کی فتح و کامرانی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائیں ہوتی رہیں۔

گزشتہ دنوں جب افغانستان پر نام نہاد اقوام متحدہ کی جانب سے اقتصادی پابندیاں عائد کی گئیں جو دراصل امریکہ کی اسلام دشمن پالیسی کا حصہ ہیں اور جو افغان مسلمانوں کے خلاف انتقامی جذبہ کے تحت عائد کی گئی ہیں، اور اس سلسلہ میں امریکہ یا اس کے ہمنواؤں کا یہ مؤقف اختیار کرنا کہ یہ پابندیاں افغان باشندوں کے خلاف نہیں بلکہ طالبان حکمرانوں کے خلاف ہیں، یہ تاویل عذر گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے، کیونکہ ہر عقل مند اور ذی شعور انسان اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ اس وقت افغانستان کے تقریباً ۹۵ فیصد علاقہ پر طالبان کی حکومت ہے، اور امریکہ جیسے خود غرض اور مفاد پرست ملک کی نظر میں طالبان دہشت گرد ہیں، اس لئے ان پر یہ پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد اپنی دہشت گردی پر پردہ ڈالنے کی خاطر کیا منطقی چال چل کر لوگوں کی

ختم نبوۃ

آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے۔

بہرکیف افغانستان پر مذکورہ پابندیوں کے بعد مظلوم افغان بھائیوں کے ساتھ تعاون کے سلسلہ میں مسلمان قوم میں جو ایک نیا ولولہ اور جوش وخروش دیکھنے میں آرہا ہے، مختلف تنظیمیں، مذہبی ادارے اور جماعتیں اجتماعی اور انفرادی طور پر جس طرح افغانستان کے مسلمانوں کے لئے عطیات اور اشیائے خوردونوش بھجوانے میں سرگرم ہیں اور عام مسلمان جس طرح بڑھ چڑھ کر اس حوالہ سے بھرپور تعاون کررہے ہیں، اس سے اسلامی اخوت کا قابل تقلید مظاہرہ دیکھنے میں آرہا ہے۔

بعض مبصرین کے مطابق عالم اسلام میں افغانستان کے لئے جو حساسیت اور گرم جوشی پائی جارہی ہے اور وہ اپنے افغان بھائیوں کے لئے جس نرم گوشے کا مظاہرہ کررہے ہیں موجودہ دور میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

یہ بات اب شک وشبہ سے بالاتر ہوگئی ہے کہ عالم اسلام افغان مسلمانوں کو امریکہ کے گمراہ کن پروپیگنڈے کے باوجود تنہا نہیں چھوڑے گا اور/ بالآخر افغانستان کے خلاف امریکہ کو اپنی روش تبدیل کرنا پڑے گی، افغان مسلمانوں کی قربانیاں اور ان کا صبر وتحمل ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ (انشاء اللہ)

اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات یہ بھی سامنے آرہی ہے کہ امریکہ خود اس صورت حال سے بوکھلایا ہوا ہے، اس کے ذمہ دار افراد کی طرف سے وقفے وقفے سے اس قسم کے بیانات آرہے ہیں جو شکست کو تسلیم کرنے کے مترادف ہیں۔ غالباً امریکہ کو یہ احساس ہو چلا ہے کہ افغانستان دوسرے ملکوں سے اور طالبان دوسرے حکمرانوں سے بہت مختلف ہیں، اس لئے ان کے ایمان واستقامت کو شکست دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔

امریکہ کی یہ پسپائی انشاء اللہ مادی طاقت کے سامنے جھکنے والوں کے لئے نشان عبرت بن جائے گی اور وہ اس سے سبق حاصل کرتے نظر آئیں گے۔

اگر مسلمانان عالم نے اپنے قابل فخر افغان بھائیوں کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کا دل کھول کر مظاہرہ جاری رکھا اور افغان مسلمان توکل و عزیمت اور ایمانی قوت کے ساتھ کفر کے مقابلہ میں ڈٹے رہے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کرسکے گی۔ (انشاء اللہ)

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جاچکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کردیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ............ (ادارہ)

ختم نبوة

لالہ صحرائی

توہینِ رسالتؐ کی سزا — عہدِ رسالتؐ میں

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب اس قبیل کا ایک سنگین جرم ہے جو معاشرہ میں زبردست فتنہ وفساد پیدا کرنے کی نوبت لا سکتا ہے، یہ جرم صریحاً امن وسلامتی کے اس نظام کو منہدم کرنے کی کوشش کے مترادف ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نام سے بواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے پسند فرمایا ہے۔(مدیر)

جب سے وطن عزیز میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کا موضوع زیر بحث آیا ہے، چند حضرات کی جانب سے دانستہ یا نادانستہ یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمۃ للعالمین کی صفت کی بنا پر اپنی توہین کرنے والے افراد کے بارے میں ہمیشہ عفوودرگزر سے کام لیا تھا اور قوت واختیار رکھنے کے باوجود انہیں کوئی سزا نہیں دی، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ کے دوران اس کے برعکس صورتحال سامنے آتی ہے۔

یہ ایک بین حقیقت ہے کہ اپنی بعثت کے بعد خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی اور اس کے جملہ افعال واقوال کو مکمل طور پر احکام الٰہی کے تابع کر دیا تھا، اور اس اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حیات نبوی بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن کریم سے عبارت ہے۔ اپنی مکمل زندگی کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے پابند رہے کہ مشرکین مکہ کی تمام سختیوں کے جواب میں صبر واستقامت سے کام لیا جائے، چنانچہ دشمنوں کے عام ظلم وستم اور چیرہ دستیوں کے باوجود، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مقابلہ ومقاومت سے گریز کیا کہ حکم خداوندی یہی تھا، تاہم ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا اور دین حق کے غلبہ وشوکت کا سامان ہوگیا، تو خداوند ذوالجلال نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ساتھ پہلے جنگ کی اجازت (الحج: ۳۸) اور پھر جنگ کرنے کا حکم صادر فرمایا، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ فرض قرار دے دی (البقرہ: ۱۹۰ تا ۱۹۳) جس کے بعد حق وباطل کے درمیان پے بہ پے کئی معرکے بپا ہوئے، جن میں متعدد غزوات شامل ہیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کمان کفار کے ساتھ محاربوں کی صورت رونما ہوئے۔ علاوہ ازیں شر انگیز دشمنوں کی سرکوبی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع بہ موقع کئی جنگی مہمیں بھی اطراف واکناف میں روانہ فرمائیں، جنہیں اصطلاح میں "سرایا" کہا جاتا ہے، ان غزوات وسرایا کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عین ارشاد خداوندی کی تعمیل میں باطل قوتوں کے ساتھ مسلح کشاکش سے کام لیا، تا آنکہ مدینہ منورہ کی نوزائیدہ اسلامی ریاست ایک مستحکم مملکت کی صورت اختیار کر گئی اور اس مملکت میں شرعی قوانین کا یکے بعد دیگرے نفاذ شروع ہوگیا۔

اس لحاظ سے جب بھی کسی مسلمان معاشرے کو اپنے خطہ زمین پر ایک آزاد مملکت کی نعمت حاصل ہوگی، تو اپنے ہاں شرعی قوانین کی تشکیل کے لئے اسے لامحالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کو ماڈل بنانا ہوگا۔ جب اسلام ایک مقتدر ریاست (Sovereign State) کی حیثیت پا گیا تھا، نہ کہ مکی زندگی کو جب اسلام محض دعوتی اور تبلیغی دور سے گزر رہا تھا اور اس نے ابھی سیاسی اقتدار حاصل نہیں کیا تھا۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ اپنی مدنی زندگی کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت قانون ساز اور سربراہ مملکت، توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرموں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور انہیں کیا سزا دی؟

اس سلسلہ میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابوں کے سرسری مطالعہ سے جو نظائر سامنے آتے ہیں، ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے:

"پہلے واقعہ یا نظیر کا تعلق ۲ھ سے ہے، یعنی ہجرت کے صرف ایک سال بعد کے زمانہ سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بدر کی شکل میں حق وباطل کا اولین معرکہ پیش آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بفضل تعالیٰ شاندار فتح پائی۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سربراہی میں ایک آزاد مملکت کے قیام کا امکان روز روشن کی طرح واضح ہوگیا، سیاسی اقتدار حاصل نہیں کیا تھا۔

بدر سے فتح مندانہ مدینہ منورہ لوٹتے ہوئے

ختم نبوۃ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اثنائے سفر میں وادی صفرا کے درے سے باہر نکلے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر اسلامی کے ہمراہ آنے والے مشرک اسیران جنگ میں ایک شخص نضر بن حارث نظر آیا، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی مکی زندگی کے دوران توہین وایذا رسانی کا نشانہ بنایا کرتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس شخص کو فوراً قتل کردیا۔

اس کے بعد اسی سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عراق الظبیہ پہنچے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی اسیران جنگ میں ایک اور شخص عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا، جس نے ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نماز میں اونٹ کی اوجھ ڈال دی تھی، نیز ایک اور مرتبہ حرم کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے گرد کپڑا کس کر انہیں ایذا پہنچائی تھی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں اس شخص کی بھی گردن ماردی۔

اس سے اگلے سال یعنی ۳ھ میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار مجرموں کو یکے بعد دیگر قتل کی سزا دی گئی، عصما نامی ایک یہودی شاعرہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ہجویہ شعر کہا کرتی تھی، ایک نابینا صحابی عمیر بن عدیؓ کے ہاتھوں قتل ہوئی، جنہیں بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تحسین "بینا" اور "بصیر" کا خطاب دیا ابوعفک نامی ایک اور شاعر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریدہ دہنی سے کام لیتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حکم سے ایک بدری صحابی سالم بن عمرؓ کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترا۔

قتل کی سزا کا اگلا نشانہ کعب بن اشرف بنا، جو شاعر ہونے کے علاوہ بڑا مالدار یہودی تھا اور اطراف مدینہ میں ایک مضبوط اور شاندار قلعہ کا مالک تھا، اپنی دولتمندی اور خاندانی وجاہت پر گھمنڈ کے باعث وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں نہایت جارحانہ بدزبانی کیا کرتا تھا، اسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی حکم کے تحت ایک صحابی حضرت ابو نائلہؓ نے اپنے چند رفقاؓ کے ساتھ اس کے قلعہ میں جاکر قتل کیا۔

کعب بن اشرف کے واقعہ قتل نے عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے میں بہت شہرت پائی ہے، چنانچہ اکثر سیرت نگاروں نے اپنی تالیفات میں اس واقعہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ادھر مدینہ منورہ کے مضافات میں اب بھی کعب بن اشرف کے قلعہ کے آثار موجود ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں جب میں سفر حج کی سعادت سے سرفراز ہوا تو ایک واقف کار رفیق کے ہمراہ مجھے بھی اس قلعہ کے آثار دیکھنے کا موقع ملا تھا، پتھریلے نشیب وفراز پر مشتمل یہ ایک لق ودق مقام تھا، جس کے چاروں طرف اب بھی وحشت برس رہی تھی۔

اسلام دشمنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں کعب بن اشرف کا مددگار ایک اور نہایت امیر تاجر ابورافع بھی تھا، جو خیبر میں واقع اپنی گڑھی میں رہتا تھا، یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما سے ایک صحابی حضرت عبداللہؓ کے ہاتھوں اپنی خوابگاہ میں موت سے ہمکنار ہوا۔

اسی سال غزوۂ احد سے واپسی کے سفر کے دوران حضور کی نظروں میں ایک شخص ابو عزہ جمحی آیا، جو اپنے اشعار کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کے جذبات برانگیختہ کیا کرتا تھا، گرفتاری کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں حضرت عاصم بن ثابتؓ نے اس کو تہ تیغ کردیا۔

فتح مکہ کے موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار ومشرکین کے لئے عفو عام کا اعلان کیا تو اس کے ساتھ ہی چند (باختلاف روایات ۹ تا ۱۶) اشخاص کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ عفو عام سے مستثنیٰ ہیں، لہذا یہ جہاں بھی ملیں انہیں قتل کردیا جائے، خواہ وہ غلاف کعبہ ہی سے لپٹے ہوئے کیوں نہ ہوں، ان واجب القتل افراد میں ابن خطل کی دو ہجو گو لونڈیاں ارحب اور ام سعد، نیز مشہور ہجو گو شاعر حارث بن طلال بھی تھا، جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت علیؓ نے قتل کردیا۔

جناب محمد اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنی محققانہ اور عالمانہ تصنیف "ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالتؐ" میں امام بخاریؒ کے جلیل القدر استاد حضرت عبدالرزاق بن ہمامؒ کے دوسری صدی ہجری میں مرتبہ مجموعہ احادیث "المصنف" کے باب "سب النبیؐ" نیز سنن ابی داؤد اور قاضی عیاضؒ کی کتاب "الشفا" کے حوالہ سے آٹھ ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے جرم میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حکم کے مطابق واجب القتل قرار پائے۔

جیسا کہ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا، توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جرم میں خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے مستوجب قتل قرار دیے جانے والے افراد کی یہ کم و بیش ڈیڑھ درجن مثالیں ایسی ہیں، جو کتب سیرت کے سرسری مطالعہ سے نظروں کے سامنے آجاتی ہیں۔ اگر اہل علم مزید گہرائی سے کتب سیرت واحادیث کا جائزہ لیں تو عین ممکن ہے، ان مثالوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے، تاہم جیساکہ معلوم ہے کہ کسی قانون کے تائیدی نظائر کی تعداد اجرائے سزا کے معاملہ میں اضافی اہمیت رکھتی ہے، اصل اہمیت کسی قانون کے وجود اور آئینی جواز کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بعد اہل ایمان کے نزدیک شرعی آئین و قوانین کا دوسرا مسلمہ ماخذ ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک مجرم کو بھی سزائے موت دی ہوتی، جب بھی یہ تنہا نظیر امت مسلمہ کے لئے ایک واجب التعمیل قانون کی حیثیت رکھتی تھی، چہ جائیکہ اس معاملہ میں تقریباً ڈیڑھ درجن نظائر صفحہ تاریخ پر موجود ہوں۔ اب ان نظائر کی موجودگی میں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اپنی توہین کرنے والے کسی شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زندگی کے دوران کوئی سزا نہیں دی تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا یہ دعویٰ یا تو سراسر لاعلمی پر مبنی ہے یا پھر دیگر محرکات پر، جس کا علم خدائے علیم وخبیر ہی کو ہو سکتا ہے۔

جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا تعلق ہے تو ہر شخص جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منفرد یگانہ خطاب، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عقیدتمند یا ان کی امت کے کسی عالم یا دانشور نے نہیں دیا، بلکہ قرآن مجید کے مطابق یہ خطاب براہ راست خدائے بزرگ وبرتر کا عطا کردہ ہے، جس نے انہیں بطور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمایا تھا۔ اللہ تعالی نے یہ خطاب مرحمت فرمانے کے بعد اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قائم کردہ اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی میں فتنہ پرور کفار و مشرکین کے ساتھ مسلح جہاد و قتال کا حکم دیا اور اپنی داخلی پالیسی میں معاشرتی جرائم کی سزا میں حدود کی صورت میں سزائے موت اور تعزیر کی صورت میں قید وبند کے نفاذ کا فرمان جاری کیا تو ایسے تمام خدائی احکامات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمۃ للعالمین کا ایک حصہ ہی قرار دیا جائے گا، کسی بھی ہلاکت خیز مخلوق پر خواہ وہ انسان کی نوع سے ہو یا درندوں اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کی صورت میں، ترس کھانا یا اس سے چشم پوشی کرنا، اس کی ہلاکت آفرینی کے عمل میں ممد و معاون بننے کے مترادف ہے، جسے ظلم ہی کہا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس جرم وسزا کا وہ نظام، جو بنی نوع انسان کو خود اس کے مفسدہ پرداز ابنائے نوع کے ظلم وجور اور ایذارسانی سے محفوظ کرنے کے لئے وجود میں آئے، دراصل رحمت ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے جرائم کی سزا پر مبنی عدل کے تصور سے مہذب دنیا کا کوئی فلسفہ قانون خالی نظر نہیں آتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب اس قبیل کا ایک سنگین جرم ہے، جو معاشرہ میں زبردست فتنہ و فساد پیدا کرنے کی نوبت لا سکتا ہے۔ یہ جرم صریحاً امن وسلامتی کے اس نظام کو منہدم کرنے کی کوشش کے مترادف ہے، جسے اللہ تعالی نے اسلام کے نام سے بواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد کیا، فرمایا کہ:

"قتل اگرچہ برا ہے لیکن فتنہ اس سے زیادہ برا ہے۔" (البقرہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے اگر کوئی شخص انکار کرے تو ایسے منکر سے کوئی شرعی قانون تعرض نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب ہوا تو اس کا واضح مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت اور اس منصب پر انہیں مامور کرنے والے رب عزوجل کی توہین ہوگا، یہ توہین، منکر کی بجائے ایسے شخص کو باغی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا کے کسی معاشرہ یا ریاست کو کسی باغی کا وجود گوارا نہیں ہو سکتا، جو اس کی سلامتی اور عافیت کے درپے ہو، ایسی صورت میں معاشرہ یا ریاست کی سلامتی و عافیت کا تقاضا یہی ہوگا کہ اس کے وجود پر حملہ آور ہونے والے شخص کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہانت کے مرتکب اشخاص کو قتل کرنے کا حکم دیا اور پھر اس جرم کی سزا کی متعدد نظائر عملی طور پر قائم کر کے اپنی امت کو تاقیامت اس جرم کے کماحقہ استیصال پر مامور کر دیا۔ اس اعتبار سے علوم و معارف کے بے مثال گنجینہ، مجدد الاسلام، امام ابن تیمیہؒ کے اس قول کی صداقت میں کوئی کلام نہیں کیا جاسکتا کہ: "اگر شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے جواز کے باوجود اسے قتل نہ کیا جائے تو صریحاً حد درجہ کی رسوائی اور تحقیق و تذلیل کی بات ہے۔" اودھر امام مالکؒ کا یہ قول اس موضوع پر حرف آخر ہے کہ: "امت کو زندہ رہنے کا کیا حق ہے جب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں۔"

ختم نبوۃ

پروفیسر ابوالخیر کشفی

افلاک کو جھکتے ہوئے دیکھا ہے نظر نے

''نجم سحر آسمان پر چمک رہا تھا۔ ستاروں کی چمک، دل کا اجالا، افق پر صبح کے آثار...... ان میں کوئی کشاکش نہ تھی ...... یہ سب روشنیاں ایک ہو گئی تھیں...... رات کی ظلمت سیماب پا ہو چکی تھی اور آسماں سحر کے نور سے آئینہ پاش ہو چکا تھا۔ اس وقت گنبد خضریٰ نظر کے سامنے چمکا...... ہر رنگ میں سارے رنگ اور سارے منظر جاگتے اور

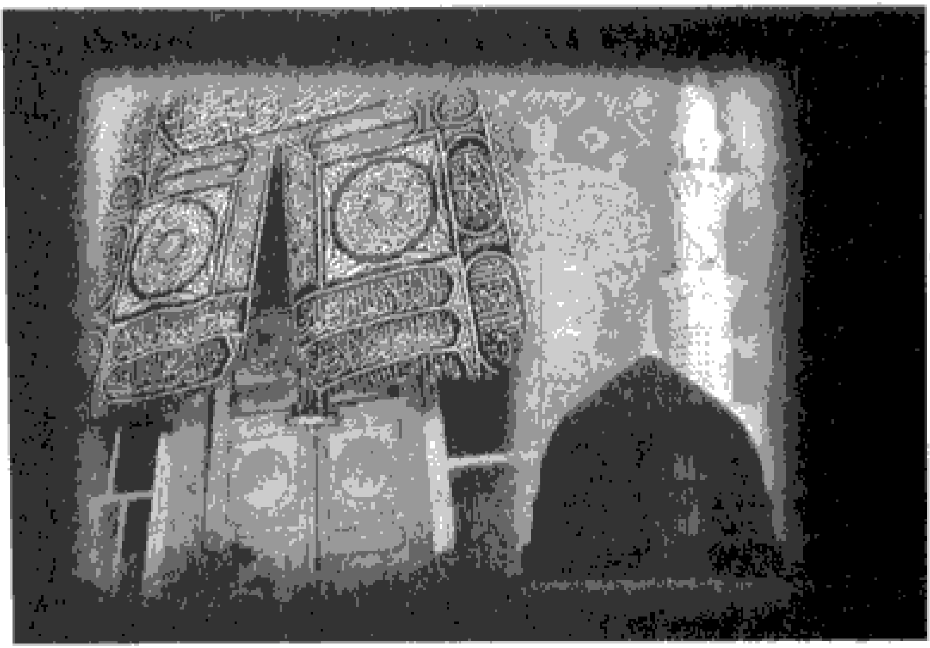

سوتے ہوئے...... کتنے ہی ایسے منظر اور رنگ تخلیق مسلسل کے سانچے میں پگھلتے ہوئے جن کا کوئی نام دنیا کی کسی زبان میں نہیں۔ گنبد خضریٰ کی آغوش میں ایسا نور کہ قلب مسلماں جس کا ایک عکس ہے۔ آسمان پر نجم سحر، مدینہ کی گلیوں میں وہ نسیم رقصاں کہ جس میں انفاس عشاق کی خوشبو، رنگ بن کر دکھائی دے رہی تھی...... اور دل کی زمین میں آرزو کے پودے میں تمنا کے پھول کھلتے ہوئے...... میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آسمان کو جھک کر گنبد خضریٰ کا بوسہ لیتے دیکھا۔ میں، جو عالم اصغر ہوں...... میں، جس کی نظر دل وجود کو چیر کر ماضی کو مستقبل کا ہمسایہ بنا دیتی ہے...... مگر میں، یہ سب کچھ ہوتے ہوئے اظہار پر قدرت نہیں رکھتا، خاص طور پر جب ان صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو جو میری پہچان ہیں...... میں الفاظ ہار کر دلوں اور ذہنوں کو فتح کرتا ہوں۔ میں نے الفاظ کی مسیحا نفسی دیکھی ہے جو گزرے ہوئے لمحوں کو بھی زندہ کر جاتے ہیں...... لیکن الفاظ اس منظر کی تاب نہیں لا سکتے...... مگر میرا یہ گونگا سا شعر آپ سن ہی لیں۔ یہ مجھے صرف اسی لئے عزیز ہے کہ جب دید کا غنچہ چٹکا تھا تو ہونٹوں پر اس کی مہک اس شعر کے قالب میں ڈھل گئی:

افلاک کو جھکتے ہوئے دیکھا ہے نظر نے
ہے خواب کہ شاہِ مدینہ مرے آگے

ہوٹل میں سامان رکھا اور وضو کر کے نیچے اترا تو اپنے آپ کو مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روبرو پایا۔ اب آئینے کے سامنے کھڑا تھا اور اس آئینے میں میرے مقابل تمام داغ عیوب برہنگی تھے۔ اپنی زندگی کی ہر شکن میرے سامنے تھی۔ میری نگاہیں جھک گئیں۔ ہمت کر کے پھر نگاہیں آئینے کی سمت اٹھائیں...... اس آئینے میں میرے سارے داغ موجود تھے اور داغوں کے درمیان میرا دل تھا...... سیاہ...... ہوس لالہ رخاں سے داغ داغ...... مگر ان داغوں کے درمیان ایک روشن نقطہ ہوس لالہ رخاں سے داغ داغ...... دیکھتے ہی دیکھتے یہ نقطہ بڑھتا گیا...... روشن تر ہوتا گیا...... داغ مدھم پڑ گئے اور مجھے خود بخود معلوم ہو گیا کہ یہ محبت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وہ نقش ہے جو ہر مسلمان کی طرح میرے دل میں موجود ہے اور جسے مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آئینے نے مہر صفت بنا دیا...... اور آئینے ہر ہر مہر صفت دل بلکہ مہر درخشاں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

اور پھر میں نے اپنے آپ کو مسجد نبویؐ کے صحن میں پایا...... میں جو آداب عشق سے ناواقف تھا، اور جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نعرے لگائے تھے اور اس نام کے ساتھ جب بھی گریہ گلوگیر ہوا تھا تو میں نے ہمیشہ اپنی چیخیں ہی سنی تھیں۔ اس صبح اس بارگاہ میں جنید، بایزید کی روایات کا امین تھا:

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شاعری نہیں ہے بلکہ ایسی سچائی ہے جسے سب ہی مان لیں جیسے یہ

ختم نبوۃ

سچائی کہ اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بغیر عہد حاضر ایک خرابہ ہے، جیسے یہ بات کہ آدمی جنم جنم سے بہت پیاسا ہے، جیسا دو اور دو چار ہوتے ہیں۔

نماز صبح سے فارغ ہو کر میں نے روضہ رسول (علیہ الصلوۃ والسلام) کی جانب قدم بڑھائے مگر میرے بیتے ہوئے شب و روز نے میرے قدم جکڑ لئے...... میں "روضۃ من ریاض الجنۃ" میں داخل ہوا اور میں تار نظر کو آنسوؤں کے موتیوں سے صاف کر کے تلاوت شروع کر دی...... قرآن حکیم میں وہ مقام سامنے آیا، جس میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رؤف و رحیم ہونے کا ذکر ہے...... اور یوں صدیاں پل بھر میں سامنے سے گزر گئیں...... اور ہر صدی اس کے رؤف و رحیم ہونے کی گواہی تھی...... یہ وہ ذات ہے جو کفار کے غم میں اپنے آپ کو ہلکان کرتی...... یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محفل ہے اور اس چاند کے گرد ستاروں کا حلقہ ہے اور کوئی اجنبی آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ: "تم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟" میں ریاض الجنۃ سے باہر نکلا اور اب میں روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف خود نہیں بڑھ رہا تھا بلکہ میرے کاندھے پر ایک ہاتھ تھا...... ایک ہاتھ جو اس پوری کائنات پر آسمان کی طرح سایہ فگن ہے۔

پہلے دن نماز فجر کے بعد روضہ مبارک پر جو کچھ بیتی، وہ مجھے یاد نہیں اور اگر یاد بھی ہے تو اس کا تعلق حرف و بیان کی دنیا سے نہیں۔ سامنا کس کا تھا؟ وہ جو قرآن کے حروف مقطعات کے نقاب میں چھپ کر بھی کس قدر نمایاں ہے۔ وہ جو اول ہے اور آخر بھی۔ وہ جو وقت کا عیار ہے اور ازل سے ابد تک سارا مرحلہ ان کے لئے ایک سانس کی مسافت ہے۔

مصر کے بازار میں ایک بڑھیا سوت کی انٹی لے کر یوسف علیہ السلام کی خریداری کے لئے نکلی تھی مگر میں نے تو ان لفظوں سے اپنے لئے طوق غلامی تیار کیا تھا...... یہ لفظ نہیں بلکہ غلامی کا پٹا ہیں...... وہ پٹا جو کوئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس دربار کے گلے میں میثاق ازلی کی طرح چمک رہا ہے، جس کا نام ابوتحیر ہے...... مگر اس گھڑی میرا کوئی نام نہیں تھا...... میں تو بس اس کوچے کی مٹی کا ایک ذرہ تھا...... وہ ذرہ جو جوہر ہے...... وہ جوہر جو اس آفاق کے پردوں سے گزر سکتا ہے۔

عصر کی نماز کا دامن نماز ظہر سے بندھ گیا...... یہ پوری مدت حرم مصطفیٰ (علیہ التحیہ والثنا) میں گزری...... گرمی کی وجہ سے دربان سپاہیوں کو نیند آئی تو میرے لب روضہ کی جالیوں پر تھے...... میری آنکھیں بند تھیں اور ان بند آنکھوں پر آنسوؤں کی جھالروں کے پیچھے زمان و مکاں، یہ اور وہ سب دم بخود کھڑے تھے...... صدیاں گزر گئیں اور حرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشیوں کو، کوئی آواز مجروح کرنے کی جرأت نہ کر سکی، اور یہ خاموشی ایک مرکز تھی...... اس مرکز کے گرد ایک دائرہ کھنچا ہوا تھا...... یہ دائرہ آوازوں سے معمور تھا...... درود و سلام کی آوازیں، جو صدیوں سے حرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضاؤں میں طواف کر رہی ہیں...... آوازیں تو ہماری طرح مجبور نہیں...... آوازیں تو فضا کا حصہ بن کر جاودانیت کا لبادہ پہننے کے بعد تکلفات شرعیہ سے بلند تر ہو جاتی ہیں...... وہ تو رقص عاشقانہ اور طواف مستانہ کر سکتی ہیں۔

حضور! "عاشقانہ" اور "مستانہ" کے ٹکڑوں کے لئے مجھے معاف کر دیجئے...... میں بے نوا ہوں...... ہاں جانتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ صدیق ہو گئے، عمر رضی اللہ عنہ پر نظر پڑی تو وہ فاروقیت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے، عثمان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم میں آئے تو ہوا یہ کہ ہر دو جہاں سے بے نیاز اس کا دل غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے لگے تو باب العلم ہو گئے...... سرکار! عاشقانہ اور مستانہ کے لفظوں پر اپنی خاک پا مل دیجئے تو یہ لفظ ستارے بن جائیں گے۔

میرے سینے سے بھی ایک نوا بلند ہوئی جو ان کی نسبت سے نوائے سینہ تاب بن گئی اور جاوداں آوازوں کے حلقہ میں شامل ہو گئی جو مرکز عشق کے گرد کھنچا ہے...... صدیوں بعد کوئی آئے گا اور میری آواز اس کے ہونٹوں سے ابھرے گی اور اس کی آنکھوں سے ٹپکے گی۔"

☆☆..................☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

ختم نبوۃ

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مرزا قادیانی - جھوٹا مدعی نبوّت

جامعہ ختم نبوت سلانوالی کے زیر اہتمام تین روزہ ''ردقادیانیت کورس'' میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مختلف نشستوں میں خطاب کیا، جس میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور نظریات ان کا رد قرآن وسنت کی روشنی میں کیا، جامعہ ختم نبوت سلانوالی کے صدر مدرس جناب قاری محمد رمضان نے تحریر کیا افادۂ عام کے لئے شامل اشاعت کر رہے ہیں..................(ادارہ)

مرزا قادیانی ایک بدزبان جھوٹا مدعی نبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کیا...... بلکہ اپنے آپ کو خدا......، خدا کا بیٹا......، خدا کا باپ......، خدا کی بیوی......، (نعوذ باللہ) تک کہہ دیا۔

نیز مرزا قادیانی نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بھی اس کے قلم اور زبان سے محفوظ نہ رہی......، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماں اور بہن کی گالیاں دیں...... دیگر انبیا کرام علیہم السلام کی ذات گرامی پر تابڑ توڑ حملے کئے......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں دریدہ دہنی کی...... عام مسلمانوں کو غلیظ ترین خرافات بکیں۔

جی نہیں چاہتا کہ اس کی خرافات و مغلظات لکھ کر اپنی زبان و قلم کو آلودہ کیا جائے، لیکن مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ''نقل کفر کفر نہ باشد'' چند ایک حوالہ جات ذکر کروں گا، تاکہ آپ حضرات اندازہ لگا سکیں کہ دعویٰ نبوت کرنے والا کیسی زبان استعمال کرتا ہے اور ایسی زبان استعمال کرنے والا ایک شریف انسان نہیں کہلا سکتا، چہ جائیکہ اسے نبوت کے منصب پر فائز مانا جائے، چنانچہ ترتیب وار چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں جنہیں بڑے سے بڑا مرزائی مربی نہیں جھٹلا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی توہین:

● وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔

(تجلیات الٰہیہ ص۴ مطبوعہ قادیان ۱۹/ جون ۱۹۲۲ء)

● سچا خدا وہی خدا ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص۱۱ روحانی خزائن نمبر۱۸، ص۲۳۱)

● ایک اور مقام پر کہتا ہے کہ میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ: ''میں خدا ہوں اور یقین کرلیا کہ وہی ہوں۔''

(کتاب البریہ ص۸۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد۱۳، ص۱۰۳)

خدا کے باپ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی وضع حمل کے دن قریب آئے تو مرزا قادیانی نے ایک عدد الہام گھڑا، ''انا نبشرك بغلام مظهر الحق العلا كان الله نزل من السماء''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد۲۲ ص۹۸، ۹۹)

اس عربی عبارت کا ترجمہ خود لکھتا ہے کہ: ''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں، جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا'' گویا آسمان سے خدا اترے گا''۔ (نعوذ باللہ)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر مطلع ہو، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ بچہ ہوگیا ہے۔ جو بمنزل ''اطفال اللہ'' کے ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد۲۲، ص۵۸۱)

خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا وہ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔ (اسلامی قربانی یار محمد قادیانی صفحہ۱۲)

ان حوالہ جات سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نہ صرف مدعی نبوت تھا بلکہ بدترین مشرک بھی تھا، کبھی اپنے آپ کو خدا......، خدا کا بیٹا......، خدا کا باپ......، خدا کی بیوی کہتا، حالانکہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ''اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔''

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی جیسا بے ہودہ انسان اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور ساری کائنات کے سردار اور سرور کون و مکان ہیں۔ ساری کائنات مل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کا مقابلہ نہیں کرسکتی:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن مرزا قادیانی کے بے لگام قلم اور زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کے متعلق ایسے اندوہناک اور دلسوز عبارتیں لکھی ہیں، جنہیں زبان اور قلم پر لانے کا یارہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ''نقل کفر کفر نہ باشد'' کے تحت یہاں بھی چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ:

● ''محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار'' اس وحی الٰہی میں میرا نام

ختم نبوۃ

محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۷)

حضورﷺ پر فضیلت کا دعویٰ:

''اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا تو کیا تو انکار کرے گا؟''

(ضمیمہ نزول المسیح ص ۱۰۷، اعجاز احمدی ص ۷۱)

اس میں معجزہ شق القمر کو ''خسوف قمر'' کے ساتھ تعبیر کر کے اپنے لئے کسوف شمس خسوف قمر کا اثبات کر کے مرزا نے برتری کا اعلان کیا ہے۔

ہلال اور بدر کی نسبت:

''اسلام ہلال (پہلی رات کا چاند) کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانے میں بدر (چودھویں رات کا چاند) ہو جائے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے (مرزا کی صدی میں) جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (چودھویں صدی)۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴، روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۲۷۵)

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھتا ہے:

''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۳ مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء)

اپنی خرافات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں، جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔''

(نصرۃ الحق ص ۵۷، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ مندرجہ جلد ۲۱ ص ۷۲)

سور کی چربی:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ یہودیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

انبیاءِ کرامؑ کی شان میں دریدہ دہنی:

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام زمین پر اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ناموس کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، کسی بھی نبیؑ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کفر اور ناقابل معافی جرم ہے، لیکن دجال قادیان نے جہاں اپنے آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلہ بلند مرتبہ نبی ورسول باور کرانے کی کوشش کی وہاں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں دریدہ دہنی بھی کی ہے۔ ذیل میں چند ایک حوالہ جات پیش کئے جا رہے ہیں، جس میں وہ کہتا ہے کہ:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین اردو ص ۱۲۳ مجموعہ کلام مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و تحقیر:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قدرت نے بعض امتیازی خصوصیات سے نوازا ہے، جس میں کوئی نبی ان کا شریک نہیں۔ مثلاً:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے محض اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمایا۔

(۲) حضرت جبریل علیہ السلام سے تائید و نصرت سے نوازا۔

(۳) آسمانوں پر زندہ اٹھایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب دوبارہ تشریف لائیں گے، ان کی امتیازی شان کے برعکس مرزا قادیانی نے متضاد دعوے کئے اور لکھا کہ:

''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔'' (نعوذ باللہ)

(انجام آتھم ص ۷، خزائن ۱۱ ص ۲۹۱)

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ مندرجہ خزائن نمبر ۱۹ ص ۷۱)

شراب اور خدائی کا دعویٰ:

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہلا سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے...... چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن ص ۱۷۲ حاشیہ خزائن ۱۰ ص ۲۹۶)

''یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں باتیں کریں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔'' (تریاق القلوب ص ۸۸ خزائن ۱۵ ص ۲۷۷)

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔'' (نعوذ باللہ)

(دافع البلاء ص ۲۰ مندرجہ خزائن ۱۸ ص ۲۴۰)

اصحاب رسولؐ کی توہین

حضرت ابوبکرؓ کی توہین:

''میں وہی مہدی ہوں جن کے متعلق ابن سیرینؒ سے سوال کیا گیا: کیا وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درجے پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳، ص ۲۷۸)

حضرت ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کی توہین:

''ابوبکر و عمرؓ کیا تھے وہ حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے لائق بھی نہیں تھے۔'' (ماہنامہ المہدی ص ۵۷ بابت جنوری فروری ۱۹۱۵ء)

حضرت حسینؓ کی توہین:

''اسلام پر ایک مصیبت ہے...... کستوری کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔'' (نعوذ باللہ)

حضرت فاطمہؓ کی توہین:

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا، اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

قرآن پاک کی توہین:

''قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (تذکرہ ص ۶۳۵)

علماءِ کرام اور اولیاءِ کرامؒ کو گالیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ کو گالیاں:

''مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے، وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش

زن پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ایک ملعون کے سبب ملعون ہوگئی پس قیامت کے ہلاکت میں پڑے گی۔"

(ضمیمہ نزول المسیح ص۱۸۸)

مولانا سعداللہ لدھیانوی کو گالیاں:

"ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں ایک شیطان ملعون ہے............ کا نطفہ، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔"

علاوہ ازیں مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالحق غزنوی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسی شخصیات کو نام لے لیکر غلیظ ترین گالیاں بکیں۔

مولانا محمد شریف جالندھری سابق ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فرمایا کرتے تھے کہ:

"اگر دنیا بھر کے بدزبان لوگوں کی عالمی کانفرنس بلائی جائے اور ان کا چیمپئن مقرر کیا جائے تو یہ اعزاز مرزا غلام احمد قادیانی کو نصیب ہوگا۔"

مسلمانوں کے بارے میں خرافات:

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا، اسے ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار اسلام ص۳۰ مندرجہ خزائن نمبر۹، ص۳۱)

بدکار عورتوں کی اولاد:

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے، اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸ خزائن نمبر۵، ص۵۴۷، ۵۴۸)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر۔"

وہ تمام مسلمان جو قادیانیوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں، انہیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ قادیانی امت مسلمانوں کے متعلق کیا عقائد و نظریات رکھتی ہے۔

﴿وما علینا الا البلاغ﴾

سانحہ جامعہ فاروقیہ کراچی کا ذمہ دار کون؟

ڈاکٹر دین محمد فریدی

جامعہ فاروقیہ کراچی کے جید علماً کرام کی شہادت کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، اس ملک میں دہشت گردوں کو نامعلوم کیوں کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے، وقتاً فوقتاً دینی راہنماؤں کے خون سے زمین رنگین کردی جاتی ہے، کراچی جو کہ کبھی امن وسکون کا گہوارہ تھا، آغوش مادر کی طرح غریب مزدوروں کا سہارا تھا، لیکن اب ایک عرصہ سے وہی کراچی بیروت بنا ہوا ہے۔ حکیم محمد سعید دہلوی کے قتل کے بعد مولانا محمد یوسف لدھیانوی جیسے بے ضرر بزرگ کی شہادت پھر علماً کرام کی طرف سے قاتلوں کی بھی نشاندہی، مگر حکمران وقت کی مصلحتوں کے سبب اصل مجرموں کو نہ پکڑا گیا اور نہ ہی سزا دی گئی۔ توہین رسالت کے قانون کے ساتھ چھیڑ خوانی پھر اس کا واپس لینا۔ اسلامی قانون کا پی سی او کے تحت تحفظ، اقوام متحدہ کی افغانستان پر ناروا پابندیوں کے خلاف ملک میں مظلوم افغانیوں کی حمایت میں علماً کرام کا متحد ہونا، امریکی مال کا بائیکاٹ افغانستان پر امریکی حملہ کے خلاف امریکی باشندوں کا محاسبہ کرنے کا اعلان یہ ایسی باتیں ہیں جو کہ امریکہ بھارت اور برطانیہ، اسرائیل کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں اپنے ایجنٹوں کو سرگرم کردیا۔ ضلع نارووال قلعہ کالروالا میں دو قادیانی متحارب گروہوں کے ٹکراؤ، تخت ہزارہ میں قادیانی شرارتوں پر مسلم قادیانی ٹکراؤ یہ سب اشتعال انگیز سرگرمیاں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ معلوم ہو رہے ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق قادیانیوں نے پاکستان میں قتل و غارتگری کا ایک خطرناک پروگرام ترتیب دیا، امریکہ بہادر اس پروگرام کا مکمل پشت پناہ تھا، دیندار طبقہ کا خون فرقہ وارانہ رنگ دے کر ملک کے طول وعرض میں بہایا جانے کا منصوبہ بنا، اس وقت ملک میں کوئی فرقہ وارانہ فساد نہیں بلکہ ہر مکتب فکر کے علماً کرام رواداری پر کاربند رہے۔ مذہبی کشیدگی ختم ہوتی جارہی تھی، کافر طاقتوں کو مسلمانوں کا اتحاد کھٹکتا ہے، وہ ہر حال میں پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تاکہ پاکستان میں انتشار پیدا کیا جائے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے اسٹیٹ بینک کا نظام اپنے کنٹرول میں لے کر مہنگائی کو عروج پر پہنچادیا، خیال تھا کہ مہنگائی کے خلاف عوام میدان میں آکر حکومت کو امن وامان بحال کرنے پر مجبور کریں، مگر اس محاذ پر انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے، عوام مہنگائی کے گرداب میں کراچی کے حالیہ واقعات میں چیف ایگزیکٹیو جنرل مشرف صاحب نے بیرونی ہاتھ کا عندیہ دیا ہے۔ علماً کرام بھی اس سانحہ کو اسلام اور ملک دشمن عناصر کی کارستانی کہتے ہیں۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کے علماً کرام کو شہید کرنے والے مجرم فرار ہونے میں کیسے کامیاب ہوئے؟ کراچی کی پولیس، فوج، رینجرز اور ذرائع ابلاغ کہاں تھے؟ کراچی میں حکومت کی اس سے بڑی اور نااہلی کیا ہوگی؟ میرے خیال میں یہ نااہلی نہیں وزارت داخلہ کی ملی بھگت ہے۔ قادیانیوں کی طرح ملک کی اکثر این جی اوز کھلی اسلام دشمن ہیں، جبکہ حکومت کا سربراہ خود کہتا ہے کہ کراچی کے حالات خراب کرنے میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے تو سرکاری خفیہ ایجنسیاں جن پر ہر ماہ کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں وہ کیا کررہی ہیں؟ علماً کرام کو واقعی اسلام اور ملک دشمن عناصر نے شہید کیا مگر حکومت اس کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کررہی ہے، کلیدی آسامیوں پر بیٹھے قادیانی، عیسائی، پارسی اور ہندو ڈور ہلا رہے ہیں، امریکہ بہادر باریک بینی سے جائزہ لے رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ چند دن قبل فرنٹیئر پوسٹ اخبار میں خاتم الانبیاً صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آمیز مضمون چھپا اور پشاور میں مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پورے ملک میں خون ریزی کے خوفناک منصوبہ پر عمل پیرا ہیں۔ دراصل طالبان حکومت کے صحیح اسلامی قانون کے نفاذ کے بعد پورا کفر متحد ہوچکا ہے، علماً کرام کو قتل کرکے خوف و ہراس پھیلایا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ملک وملت کو دشمنوں کے شرور سے محفوظ فرمائے۔

(آمین)

☆☆......☆......☆☆

آخری قسط

وحدتِ اُمّت کے خلاف قادیانیت کا ارتدادی کردار

تحریر: ابوالسیف عتیق الرحمٰن
مراسلہ: محمد متین خالد

حضرات! یہ ہے قادیانی نبوت وخلافت کی تہذیب وشرافت' تقدس وپارسائی' خوش کلامی وشیریں بیانی اور اخلاقی حالت کا مختصر مرقع۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ اسی سے اندازہ لگالیں کہ قادیانی فحاش' بدزبانی وبدلسانی اور بدتہذیبی میں نہ صرف اسباب اعظم اور مجدد سب وشتم ہی تھا۔ بلکہ فن فحاشی کا زبردست ماہر و موجد بھی تھا۔ سچ ہے۔

اے قادیاں اے قادیاں اے دشمن اسلامیاں
اے فتنہ آخر زماں

چیست ترا ایمان ہے گالی تری پہچان ہے
جنس نفاق وکفر سے چمکی تری دکان ہے

سید المتقین' امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

ہے جن کو محمد ﷺ کی مساوات کا دعویٰ
مثواہ جہنم کی وعید ان کو سنادو

برادران ملت! اب آپ کے سامنے گستاخ ازلی مرزا قادیانی اور اس کی بے ادب مرتد امت کے عقائد باطلہ کا وہ دلخراش وجگرپاش باب پیش کیا جاتا ہے جو کہ سید الکونین' محبوب رب المشرقین' قائد المرسلین' خاتم النبیین' محمد مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص اور گستاخیوں سے بھرا ہوا ہے۔

ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ کی شہادت:

شان نبوت میں' قادیانی امت کی گستاخیوں کے متعلق حقیقت نما شہادت' حضرت علامہؒ کا تحریری بیان فرمایا کہ:۔

"ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا' جب ایک نئی نبوت' بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت ۔۔۔۔۔۔ کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔" ("حرف اقبال" ۱۲۴)

مندرجہ بالا بیان میں قادیانی امت کے متعلق عاشق رسول ﷺ' علامہ اقبالؒ نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل حقیقت اور مبنی بر صداقت ہے۔ میں نہ صرف سابقہ مرزائی بلکہ قادیانی جماعت کے ایک مبلغ ہونے کی حیثیت سے اپنے سابقہ تجربہ ومشاہدہ کی بناء پر اعلیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ادعائے اسلام میں قادیانی امت کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ چونکہ جب یہ قادیانی مرتد اپنی پرائیوٹ اور مخصوص مجالس میں بیٹھیں گے تو مقدسین اسلام کے متعلق ان کے خیالات واعتقادات کچھ اور ہوں گے اور جب اہل اسلام کے سامنے آئیں گے تو کچھ اور۔۔۔۔۔ اور یہ قادیانی امت کی بزدلی ہی نہیں' بلکہ انتہائی دجالیت اور منافقت ہے۔ اب ذیل میں صرف چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

منصب محمدیت ﷺ پر غاصبانہ حملہ:

میں محمد رسول اللہ ہوں

(۱) "حق یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے' اس میں ایسے لفظ "رسول" اور "مرسل" اور "نبی" کے موجود ہیں۔ چنانچہ میری نسبت یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ (آیت) اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'

('کتاب مرزا قادیانی "ایک غلطی کا ازالہ" ص ۲)

(۲) "میں محمد مجتبیٰ ہوں اور احمد مختار ہوں۔"

("تریاق القلوب" ص ۶ و "نزول المسیح" ص ۹۸)

نوٹ:۔ آپ نے یہ دیکھا کہ قادیانی فتان کس جرات وجسارت اور بے باکی سے اعلان بغاوت کر رہا ہے کہ محمد رسول اللہ' محمد مجتبیٰ اور احمد مختار میں ہوں۔ نعوذ باللہ منہا۔ حالانکہ یہ محمد رسول اللہ کی آیت صرف حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو پارہ ۲۶ سورہ فتح۔ یہ تو تھا مرزا قادیانی کا باغیانہ دعویٰ کہ میں "محمد رسول اللہ" ہوں۔ اب ذیل میں قادیانی امت کا ایمان ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ قادیانی امت حضور علیہ السلام ﷺ کو قطعاً محمد رسول اللہ' نہیں مانتی بلکہ مرزا قادیانی کو مانتی ہے۔

مدح حضرت مسیح موعود محمد مصطفیٰ تو ہے:

(۳)

نظم

"اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تیری حمد خدا کرتا ہے
اللہ اللہ یہ تیری شان رسول قدنی
سرمہ چشم تیری خاک قدم ہوجائے
غوث اعظمؒ شہ جیلان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی"

("الفضل" ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(۴) "مسیح مجتبیٰ تو ہے محمد مصطفیٰ تو ہے
بیاں ہو شان تیری کیا حبیب کبریا تو ہے
کلیم اللہ بننے کا شرف حاصل ہوا تجھ کو
خدا بولے نہ کیوں تجھ سے کہ محبوب خدا تو ہے
اندھیرا چھارہا تھا سب اجالا کردیا جس نے
وہی بدرالدجیٰ تو ہے وہی شمس الضحیٰ تو ہے۔"

(گلدستہ عرفان' ص' ا' مولفہ لن کذاب مرزا بشیر احمد)

کلمہ طیبہ میں قادیانی محمد :

(۵) "مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول (مرزا) کی زیادتی ہو گئی ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔" (کلمۃ الفصل' ص ۱۰۰ از مرزا بشیر احمد)

مرزا قادیانی' خود محمد رسول اللہ ہی ہیں :

(۶) "ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر نبی کریم صلعم کے بعد حضرت مرزا صاحب بھی ایسے نبی ہیں کہ ان کا ماننا ضروری ہے تو پھر حضرت مرزا صاحب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ پس جب بروزی رنگ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہی ہیں' جو دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' تو ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا' پھر یہ سوال اٹھ سکتا تھا۔" (کلمۃ الفصل' ص ۱۰۱)

نوٹ:۔ آپ نے دیکھا کہ کن غیر مبہم اور المنشرح الفاظ میں قادیانی امت کا صاف صاف اقرار واعتراف اور دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی "خود محمد رسول اللہ ہی ہے۔" اس لیے ہمیں اپنے جدید کلمہ کے لیے الفاظ جدید کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں البتہ اگر مرزا جی خود محمد رسول اللہ نہ ہوتے تو پھر کلمہ کے لیے الفاظ جدید کا سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ پس قادیانی امت جب کلمہ پڑھتی ہے تو اس کے تصور وخیال اور ذہن میں محمد رسول اللہ سے مراد یقیناً قادیانی محمد یعنی مرزا آنجہانی ہی ہوتا ہے اور لیکن جب امت محمد یہ کلمہ طیبہ پڑھتی ہے' تو اس کے تصور ایمانی اور یقین وجدانی میں لاریب اسم محمد سے مراد صرف اور صرف بلاشرکت غیرے خاتم الانبیاء حضرت محمد عربی علیہ السلام ہی کی ذات مقدس' متصورہ موجود ہوتی ہے۔ اس لیے کہ کلمہ طیبہ میں اسم محمد سے مراد صرف ۔۔۔۔۔۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مخصوص مراد ہے اور آیت محمد رسول اللہ میں خداوند عالم کی بھی یہی مراد ہے۔ پس قادیانی کذاب اور اس کی مرتد امت کا یہ تکلمانہ عقیدہ ودعویٰ سراسر لچر اور باطل ہے۔ اور ۔

باطل دوئی پسند ہے' حق لاشریک ہے
شرکت میانہ حق وباطل نہ کر قبول

واضح رہے کہ قانون خداوندی اور آئین نبوی ﷺ کے ماتحت جمیع اہل اسلام کا بالاتفاق یہی عقیدہ وایمان ہے کہ جس طرح خداوند قدوس عزاسمہ وجل مجدہ اپنی الوہیت و ربوبیت اور معبودیت میں وحدہ لاشریک ہیں۔ اس طرح محمد مکی ومدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نبوت و رسالت اور محمدیت میں تاقیامت وحدہ لاشریک ہیں۔ پس جس طرح شرک فی التوحید ناقابل معافی جرم ہے' اسی طرح شرک فی النبوت بھی ناقابل معافی جرم ہے۔

کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاایھا الناس ان ربکم واحد ونبیکم واحدلانبی بعدی (کنزالعمال)

یعنی "اے میری امت کے لوگو تمہارا خدا ایک ہے۔ اسی طرح تمہارا نبی ﷺ بھی ایک ہے۔ میرے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔"

آفتاب مدینہ :

(۷) "وہ آفتاب چمکتا ہے جو مدینے میں
ہے جلوہ ریز واب قادیاں کے سینے میں"

(اخبار "فاروق" قادیان' جلد ۲۵' نمبر ۱۵' ۲۱/اپریل ۱۹۴۰ء)

خدا نے اسے "محمد رسول اللہ" فرمایا ہے :

(۸) "ہمارا عقیدہ ہے کہ دوبارہ حضرت محمد رسول اللہ ہی آئے ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ پہلے نبی تھے' تو اس بعثت میں بھی نبی ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ کے انکار سے پہلے انسان کافر ہو جاتا تھا تو اب بھی آپ کے انکار سے انسان ضرور ضرور کافر ہو جائے گا۔ ہم (احمدیوں) نے مرزا کو حیثیت مرزا نہیں مانا بلکہ اس لیے کہ خدا نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے کہ ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے کیونکہ ہم اگر ساری جائیدادیں' سارے اموال اور جانیں قربان کر دیتے ہیں تو بھی صحابہ کرام میں شامل نہ ہو سکتے۔ یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ غوث' قطب' ولی' جتنے بزرگ امت محمدیہ میں گزرے ہیں۔ ان کا ایمان صحابی کے ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا اور اس شرف کو نہیں پاسکتے' جو صحابہ اعظم نے پایا۔ کیونکہ انہوں نے محمد رسول اللہ کا چہرہ دیکھا مگر اللہ نے ہمیں محمد رسول اللہ کا چہرہ مبارک دکھا کر اس کی صحبت سے مستفاد کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے گروہ میں شامل کر دیا۔" (نعوذباللہ)

(تقریر مفتی اعظم قادیانی جماعت مولوی سرور شاہ' مندرجہ "الفضل" ے ۲/دسمبر ۱۹۱۳ء ص ے)

محمد رسول اللہ سے مراد :

(۹) "ایک غلطی کے ازالہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ" کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔"

(اخبار "الفضل" ۵/جولائی ۱۹۱۵ء ص ۶)

اصول احمدیت :

(۱۰) "خداتعالیٰ اپنی پاک وحی میں مسیح موعود (مرزا) کو محمد رسول اللہ کر کے مخاطب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا آنا بعینہ محمد رسول اللہ کا دوبارہ

آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو عین محمد ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور یہی وہ بات ہے جو احمدیت کی اصل اصول کہی جاسکتی ہے۔"
("الفضل" ۷ اگست ۱۹۱۵ء ص ۷)

وہی احمد ہے 'وہی محمد ہے :

(۱۱) "اگر یہ لوگ اس زمانے کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس رسول پر نازل ہوتا ہے' چھوڑ دیں گے' تو وہ اور کون سی باتیں ہیں' جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے 'جو اس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ وہی احمد ہے 'وہی محمد ہے 'جو اس وقت ہم میں موجود ہے۔" ("الفضل" ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ء)

قادیان میں محمد :

(۱۲) "قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا ہے۔" ("کلمۃ الفصل" ص ۲۰)

محمد ﷺ مدنی سے 'محمد قدنی افضل ہے :

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

ذیل میں ہم صرف وہ چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن میں خود مرزا قادیانی اور اس کی امت نے برملا تسلیم کیا ہے کہ سید الانبیاء' قائد المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قادیانی محمد یعنی مرزا آنجہانی فضیلت و شان میں بڑھ کر ہے۔ ملاحظہ ہو' بیان مرزا :

میں بدر کامل ہوں :

(۱۳) "حق یہ ہے کہ آنحضرت صلعم ﷺ کی روحانیت ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' بلکہ بدر کامل چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔"
(خطبہ الہامیہ" کتاب مرزا قادیانی ص ۱۸۱)

ہلال و بدر میں فرق :

(۱۴) "ہلال کا وجود ایک تاریکی میں ہوتا ہے لیکن کمال کو پہنچ کر بدر بن جاتا ہے۔"
("ملفوظات مسیح موعود" ص ۱۷۲)

(۱۵) "چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہوتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔" ("ملفوظات مسیح موعود" ص ۳۲۸)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں اب ذیل میں قادیانی امت کے بیانات باطلہ ملاحظہ ہوں۔

مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے :

(۱۶) "اگر نبی کریم ﷺ کا انکار کفر ہے' تو مسیح موعود (مرزا) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نبی کریم ﷺ کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو گا مگر دوسری بعثت میں' جس میں بقول حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم ﷺ کی روحانیت اقویٰ۔ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔"
("کلمۃ الفصل" مولفہ مرزا بشیر احمد ص ۸۳)

قادیانی نبوت و شریعت کی حقیقت :

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
(اقبالؒ)

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام
(اقبالؒ)

بعثت ثانی کے کافر :

(۱۷) "آنحضرت ﷺ کی بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا' یہ آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے۔ حالانکہ "خطبہ الہامیہ" میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی بعثت اول اور بعثت ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے' جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں 'بعثت اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔"
("الفضل" ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء ص ۶)

مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء :

(۱۸) "حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلعم ﷺ سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوتی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔"
(رسالہ "ریویو" قادیان 'مئی ۱۹۲۹ء)

سید الانبیاء ﷺ سے ہر شخص بڑھ سکتا ہے :

(۱۹) ابن کذاب مرزا محمود کا باغیانہ اعلان :
"اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کیا محمد ﷺ سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے' تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلعم سے کوئی شخص بڑھنا چاہے' تو بڑھ سکتا ہے۔"
(خطبہ مرزا محمود 'مندرجہ "الفضل" ۱۶ جون ۱۹۳۴ء ص ۸)

ایک کو بڑھانے میں کوئی خوبی نہیں :

(۲۰) "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں' تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہے اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔"
(بیان مرزا محمود 'مندرجہ "الفضل" ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۵)

نوٹ : عبارت اردو ہے اور مفہوم بالکل واضح ہے۔ مرزا محمود کا یہ تحدیانہ دعویٰ قابل غور ہے کہ "یہ بالکل صحیح بات ہے۔" یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر شخص "فخر الانبیاء ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔" اور یہ کوئی خوبی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ اس کذاب ابن کذاب اور بدباطن و روسیاہ کی "ایک" سے مراد فی الحقیقت سراج الانبیاء ﷺ'

سیدالعالمین ﷺ' قائدالمرسلین ﷺ سید ولد آدم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جن کی مدح وثنا کا خود خالق اکبر' مدح وثنا خوان ہے۔ مثلاً دیکھو۔ سورہ بقرہ مع تفسیر' سورہ حجرات' سورہ بلد' سورہ زخرف' سورہ حجر' جس سے شان محمدیت کا مقام ارفع ثابت ہوتا ہے۔ سچ ہے۔

شہ لولاک کے قدموں کو چھوا اس بلندی نے
نہیں ہے عقل کل کو بھی مجال پرزنی جس جا

لہٰذا قرآن وحدیث کی مقدس روشنی میں تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ وایمان ہے کہ۔

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں ہے

اور قادیانی گستاخ ومردود کا یہ جملہ کہ "دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔" سے مراد مرزا آنجہانی خانہ ساز محمد قادیانی مراد ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کا اپنا بھی یہی دعویٰ تھا' جیسا کہ سابقہ پیش کردہ حوالہ جات سے ثابت ہوچکا ہے۔ مرزا قادیانی کا تصدیق شدہ ایک اور حوالہ بھی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانی امت کی مرزا غلام احمد کے سامنے قصیدہ خوانی۔

(۲۱) قادیانی محمد اپنی شان میں بڑھ کر :

"امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

(اخبار "بدر" ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء قادیان)

نوٹ:۔ جب اس ایمان سوزودلخراش قصیدہ نجس اور نظم جس پر اعتراض ہوا تو قادیانی امت نے' بغایت بے حیائی وبے شرمی' جلتی پر تیل کی طرح' جو جواب دیا وہ پڑھیں اور قادیانی امت کی بدسرشتی وبدطینتی اور خبث باطنی کا المیسانہ مظاہرہ کا ثبوت دیکھیں۔ جواب:۔

یہ نظم حضرت مرزا صاحب کی پسندیدہ اور مصدقہ ہے (نعوذباللہ)

(۲۲) "یہ وہ نظم ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ پھر یہ نظم اخبار بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں چھپی اور شائع ہوئی۔ پس حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاکم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے کہ اس پر اعتراض کرکے اپنی کمزوری ایماں وقلت عرفاں کا ثبوت دے۔"

(اخبار "الفضل" ۲۴ اگست ۱۹۴۴ء ص ۳)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا ہردو حوالہ میں قادیانی امت کا کیسا صریح اعتراف ہے کہ محمد عربی صلعم سے ہمارا محمد یعنی مرزا قادیانی اپنی شان میں بڑھ کر ہے اور اب زیارت نبوی ﷺ کے لیے مدینہ منورہ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ اب قادیان میں ہی محمد موجود ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مریدین سے جب یہ الحاد آمیز قصیدہ سنا تو بے حد خوش ہوا اور اس پر مریدوں کو جزاکم اللہ' مرحبا کی سند خوشنودی عطا کی اور جوش مسرت میں وہ "قطعتہ من النار" اپنے ساتھ ہی درون خانہ لے گئے تاکہ بعد از مرگ لحد اسفل میں توشہ آخرت کا کام دے۔ الغرض مرزاجی نے اپنے قول وفعل سے اس قصیدہ ناریہ پر اپنی مہر تصدیق ثبت کردی کہ میں نہ صرف محمد ہوں بلکہ محمد عربی صلعم سے شان میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔ نعوذباللہ منہا۔ سچ ہے۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا ستم کیشی تمہاری کو
اگرچہ ہوچکے ہیں تم سے پہلے فتنہ گر لاکھوں!

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی توہین :

مرزا قادیانی کا الہامی بیان:

"اشکر نعمتی رایت خدیجتی. میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا اور خدیجہ اس لیے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات قوم میں سے ہوگی۔"

("نزول المسیح" ص ۱۴۶' "تذکرہ" ص ۴۳ و ۱۰۶)

نوٹ:۔ دیکھئے کتنا خطرناک حملہ ہے کہ خدیجہ میری بیوی کا نام ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کی بیوی کا نام نصرت جہاں تھا۔ یہ حملہ نہ صرف حضرت ام المومنینؓ ہی پر ہے بلکہ اس کی زد براہ راست "سیدالانبیاء ﷺ" کی ذات اقدس پر بھی پڑتی ہے۔

تمام جہان کے لیے :

بیان مرزا قادیانی:۔

"جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا' اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی' اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لیے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔"

("تریاق القلوب" ص ۱۴۸' "تذکرہ" ص ۳۷)

اہل بیت اطہار کی توہین :

مرزا قادیانی کا بیان کہ اب پنجتن میری اولاد ہی ہے جن پر دین وایمان کی بنیاد ہے۔ خدا سے خطاب کہ "یہی ہیں پنجتن"۔

"میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے"

("درثمین" ص ۱۵۳)

اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا :

ابن کذاب مرزا محمود کا بیان:۔

ختم نبوۃ

"اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔" ("قول الحق" از مرزا محمود، ص ۳۲)

نوٹ:۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح مرزا قادیانی نے اپنی مرتدہ بیوی کو حضرت شہربانو سے تشبیہ دی اور اپنی رسوائے عالم اولاد یعنی مرزا محمود' بشیر' شریف' مبارک اور مبارکہ کو نعوذباللہ پنجتن قرار دیا ہے اور پھر...... "یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے۔" کہا کہ ماسوائے میری اولاد کے اور کوئی پنجتن نہیں جیسا کہ "یہی ہیں" سے ثابت ہے۔ اب اگر ہم جواباً ازروئے حقیقت اس جگہ صرف مرزا قادیانی ہی کے بڑے بڑے جغادری صحابیوں کے بیانات و مشاہدات کی روشنی میں قطع نظر اعتقادات باطلہ کے ان خانہ ساز پنجتن کے صرف اخلاق کردار اور فریب وہ تقدس ہی کا ذرا تجزیہ و محاسبہ کریں' تو نہ صرف اس ننگ شرافت اور انسانیت سوز "جعلی پنجتن" ہی کی تمام حقیقت منکشف ہو جائے۔ بلکہ ادعائے خلافت اور مصلح موعودی کی بھی اصلیت بے نقاب ہو کر رہ جائے۔ سردست ہم صرف دو عدد صحابیوں کے بیان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ باقی پھر

شیخ عبدالرحمٰن مصری کا عدالت میں تحریری بیان :

(۱) "موجودہ خلیفہ (یعنی مرزا محمود) سخت بد چلن ہے۔ یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔" (نقل مقدمہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء مندرجہ "الفضل" ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء)

مولوی فخر الدین ملتانی کا بیان :

(۲) "تحریک جدید کا ایک فائدہ ضرور ہوا کہ پہلے تو لڑکوں کو تلاش کرنا پڑتا تھا' اب جمع شدہ مل جاتے ہیں۔" (اخبار "الفضل" ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۲۱ و اخبار "فاروق" ۷ اگست ۱۹۳۷ء قادیان)

خود مرزا محمود کا اپنے متعلق اقرار جرم :

"جو تو نے دی تھی مجھ کو طاقت خیر
میں کر بیٹھا ہوں اس کا بھی صفایا
سمٹ کر بن گئی نیکی سویدا
افق پر چھا گئیں میری خطایا
میں حیوانوں سے بدتر ہو رہا ہوں
نہیں تقویٰ میں حاصل کوئی پایا"
("کلام محمود" ص ۱۰۲)

گواہان بالا کی پوزیشن :

حضرات! یہ ایک اصول مسلمہ ہے کہ جب کوئی بیان اور شہادت یا گواہی دے' تو بیان کی اہمیت اور صداقت یا عدم صداقت کے پیش نظر بیان دہندہ کی پوزیشن اور شخصیت کو ضرور دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا اسی اصول کے مطابق قادیانی جماعت میں ان ہر دو افراد کی پوزیشن ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی فخر الدین ملتانی قادیانی جماعت کا ایک پرجوش اور سرگرم ممبر و رکن اور مبلغ تھا۔ کتاب گھر احمدیہ قادیان کا مالک اور دین مرزائیت کی متعدد کتب کا مصنف و طابع تھا۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری کی مختصر پوزیشن نقشہ ذیل سے ملاحظہ کریں:

۱۔ مصری صاحب مرزا قادیانی کے مخصوص فدائی اور صحابی ہیں۔

۲۔ قادیان ہی میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

۳۔ قادیانی جماعت کے فرمان خصوصی کے ماتحت حصول تعلیم کے لیے مصر گئے۔ چنانچہ خود مرزا محمود نے بیان دیا کہ

۴۔ "حبی فی اللہ عزیزم شیخ عبدالرحمٰن مولوی فاضل کو میں نے عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے حصول اور تبلیغ کے لیے مصر بھیجا۔"
("تحفۃ الملوک" مصنفہ مرزا محمود، ص ۱۱۵)

۵۔ پھر مصر سے واپس آکر بی۔ اے پاس کیا۔

۶۔ تبلیغ مرزائیت کے لیے مصری صاحب مرزا محمود کے ہمراہ یورپ گئے۔

۷۔ عرصہ دس سال تک مدرسہ احمدیہ قادیان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔

۸۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔

۹۔ ۱۹۳۵ء میں جب مجلس احرار اسلام اور قادیانی جماعت کے مابین جنگ مباہلہ شروع ہوئی اور مجلس احرار نے تفریق حق و باطل کے لیے مرزا محمود کو دعوت مباہلہ دی' تو خلیفہ قادیان نے اپنی تمام جماعت کی طرف سے احرار اسلام کے مقابلہ میں "شرائط مباہلہ" طے کرنے کے لیے شیخ عبدالرحمٰن مصری کو ہی بطور معتمد علیہ اور مستند نمائندہ پیش کیا تھا۔

آخر شیخ مصری صاحب مورخہ ۲۹ جون ۱۹۳۷ء کو مرزا محمود خلیفہ قادیان کی بیعت باطلہ سے الگ ہو گئے۔ تنسیخ بیعت کے اسباب و وجوہات مصری صاحب کا وہ تحریری بیان ہے جو کہ انہوں نے مرزا محمود کے متعلق عدالت میں دیا ہے۔ یعنی یہ کہ موجودہ خلیفہ سخت بد چلن ہے......الخ

خدا تعالیٰ ایسے بدکار اور سیہ کار مہا پاپی خلیفوں سے محفوظ رکھے۔ سچ ہے۔

ہزاروں رہزن پھرتے ہیں لباس خضر میں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

الغرض مرزا محمود کے متعدد مخلص مریدوں نے اپنی تحقیق و مشاہدہ کے بعد ان کے کیریکٹر اور چال چلن پر سنگین سے سنگین الزامات لگائے اور ساتھ ہی انہوں نے ان خانہ ساز اہل بیت اور "پنجتن" کھلے الفاظ میں چیلنج کیا کہ اگر ہمارے بیانات و الزامات مبنی بر حقائق نہیں' تو ہمارے

ساتھ "مباہلہ" کرلو۔ مگر صد افسوس کہ باوجود ان معترضین کی جانب سے باربار مطالبہ اور دعوت مباہلہ کے مرزا محمود کو اس امر فیصل کی ہمت وجرات نہیں ہو سکی تھی۔

فتمنو الموت ان کنتم صادقین O

پھر مرزا محمود نے حوالہ نمبر ۶ میں کہا ہے کہ اب وہی سید ہوگا کہ مسیح موعود یعنی مرزا قادیانی کی اتباع واطاعت کرے گا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔ پرانے رشتہ سے ان کذاب کی مراد سیدالانبیاءؐ کا رشتہ مراد ہے' جو "سادات کرام" کو آنحضرت صلعم سے جسمانی طور پر ہے۔ یعنی بقول قادیانی زندیق اب وہ رشتہ نعوذباللہ بالکل باطل و منقطع ہو چکا ہے۔ تاآنکہ قادیانی دجال یعنی مرزا کی اتباع باطلہ کو قبول نہ کیا جائے۔ سیادت کا یہ معیار کس قدر زندیقانہ وملحدانہ اور سیدالسادات وفخر موجودات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاقیامت قائم ودائم رہنے والی سیادت مقدسہ پر کتنا خطرناک حملہ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سیدالانبیاءؐ کی اہانت وابطالت مقصود ہو سکتی ہے۔ نعوذباللہ منہا۔

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے
(ظفر الملت)

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ کی توہین :

برادران اسلام! حضرت سیدہؓ کی عظمت وشان مجھ ایسے پر عصیاں کی تحریر وبیان سے فی الواقع باہر ہے۔ آپ کی جلالت شان اور مقام معصومیت کے متعلق سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار فضائل ومحاسن بیان فرمائے ہیں۔ مگر قادیانی کذاب کا بیان ملاحظہ ہو:

اپنی ران پر :

"حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔" (کتاب مرزا "ایک غلطی کا ازالہ" ص ۸'

نوٹ:۔ آپ نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جس کا کیریکٹر آپ اوراق سابقہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں' پھر ہر طرح غیر محرم اور وہ بھی دشمن اہل بیت ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ دختر رسولؐ کی شان اقدس میں یہ کلمات کہے۔ حیف صد حیف!!

سیدۃ النساء اور ام المومنین کا خطاب :

ملت اسلامیہ کو خوبی علم ہے کہ قادیانی امت نے مرزا قادیانی کی نام نہاد بیوی کو نعوذباللہ ام المومنین اور سیدۃ النساء کا خطاب دے رکھا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتب ورسائل میں موجود ہے اور انہی خطابات سے اس رسوائے عالم دہلوی عورت کو لکھتے اور پکارتے ہیں۔ حالانکہ "اصطلاح اسلام" میں بنص قرآن مجید' ام المومنین کا خصوصی خطاب صرف سیدالکونین ﷺ ہی کی ازدواج مطہراتؓ کے لیے مخصوص ہے۔ جیسا کہ آیت وازواجہ امھتھم سے ثابت ہے' یعنی نبی علیہ السلام کی بیویاں "امہات المومنین" ہیں۔ اسی طرح سیدۃ النساء کا خطاب بنص حدیث صحیحہ الہامی خطاب ہے کہ جو کہ آسمانی وحی کے مطابق صرف حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو مالک حقیقی کی جانب سے بطور اعزاز عطا ہوا تھا۔ (رواہ ترمذی)

اب قادیانی امت کے وہ بیانات ملاحظہ ہوں:

سیدۃ النساء

سیرت حضرت سیدۃ النساء' ام المومنین
نصرت جہاں بیگم

(حصہ اول' مصنفہ محمود احمد عرفانی' قادیان)

(نیز دیکھو اخبار "الفضل" ۳۰ جون ۱۹۴۷ء ص ۳)

"سیدۃ النساء حضرت اماں جان ام المومنین کی طبیعت میں کمزوری بہت رہتی ہے۔ چنانچہ آپ عموماً بستر میں ہی رہتی ہیں۔"

("الفضل" ۲۱ فروری ۱۹۵۲ء)

"سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم ۲۰ اپریل کی رات کو دارالہجرت ربوہ میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔"

("الفضل" ۲۱ اپریل ۱۹۵۲ء)

"سیدۃ النساء حضرت ام المومنین کے وہ تاریخی حالات جو ان کی جلالت شان کے مظہر ہیں۔"

("الفضل" ۵ جولائی ۱۹۵۲ء)

نوٹ: قادیانی امت کے اس ملحدانہ گستاخی اور زندیقانہ دریدہ دہنی سے دل اس قدر مجروح وزخمی ہے کہ بیان تحریر سے باہر ہے۔ طبیعت جوش انتقام میں شعلہ زن ہے کہ اس اسلام کش اور جگر خراش حملہ کا باطل شکن اور فریب سوز جواب دیا جائے اور اس رسوائے عالم اور خانہ ساز "سیدۃ النساء" اور "ام المومنین" کے تاریخی حالات وحقائق کی نقاب کشائی کی جائے لیکن تہذیب وشرافت اجازت نہیں دیتی۔

نواسہ رسول ﷺ کی توہین :

یک حسینؓ نیست کاں گردد شہید
در نہ صدہا اندر در دنیا یزید
(مولانا رومؒ)

حضرات! جگر گوشہ سیدالسادات ﷺ' راحت سرور کائنات ﷺ' ابن اسد اللہؓ' نور سیدۃ النساء' منبع شجاعت' پیکر شہادت' علمبردار حریت' مقیم اقلیم عزیمت' محی الملت والدین' سیدنا امیرالمومنین' راکب سیدالکونین ﷺ سیدی حضرت حسین امام رضی اللہ عنہ کی جو عظمت شان اور مقام بلند اسلام میں ہے' وہ آپ خداوند عالم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ترجمان سے قرآن وحدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔ مثلاً فرمایا: ان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنتہ (رواہ ترمذی)۔

بہر حق در خاک و خوں غلطیدہ است
پس بنائے لا الٰہ گردیدہ است
(اقبالؒ)

فدا! حسینؓ جس نے احیائے اسلام اور دین خیر الانامؐ کی خاطر گلشن ملت کی خزاں رسیدہ بہار کو خون شہادت سے تروتازگی بخشی۔ ہاں وہ زندہ وجاوید حسینؓ کہ جس کا خون شہادت آج بھی ملت بے عمل کو یہ سرمدی پیغام دے رہا ہے کہ

باقی صفحہ 22 پر

ختم نبوت

نثار احمد خان فتحی

کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک

مسیلمہ کذاب یمامہ

یہ شخص کذاب یمامہ کے لقب سے بھی مشہور ہے اس کی خودساختہ نبوت کا فتنہ کافی عرصے تک رہا، جس کو بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر جڑ سے اکھاڑ دیا، جس وقت اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی عمر سو سال سے بھی زیادہ ہو چکی تھی۔

مسیلمہ کی دربار نبوی ﷺ میں حاضری:

مسیلمہ نے اور وفود کی طرح وفد بنی حنیفہ کے ساتھ آستانہ نبوی ﷺ پر حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی مگر ساتھ ہی یہ درخواست بھی دی کہ حضور اکرم ﷺ اسے اپنا جانشین مقرر فرما دیں۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کے سامنے کھجور کی ایک ٹہنی رکھی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے مسیلمہ اگر تم امر خلافت میں مجھ سے یہ شاخ خرما بھی طلب کرو تو میں دینے کو تیار نہیں۔ مگر بعض صحیح روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حضور سے بیعت نہیں کی تھی اور کہا تھا کہ اگر آپ مجھے اپنا جانشین متعین فرمائیں یا اپنی نبوت میں شریک کریں تو میں بھی بیعت کرتا ہوں، لیکن حضور علیہ السلام کے جواب سے وہ مایوس ہو کر چلا گیا۔

دعوائے نبوت کا آغاز:

مسیلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن کر یمامہ واپس آیا اور اہل یمامہ کو یقین دلایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی نبوت میں شریک کر لیا ہے اور اس نے اپنی من گھڑت وحی اور الہام کے افسانے سنا سنا کر لوگوں کو اپنا ہمنوا اور معتقد بنانا شروع کر دیا اس پر مستزاد یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے مسیلمہ کے دعوائے نبوت اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی خبر سن کر اس کے ہی قبیلے کے ایک ممتاز رکن کو جو نہار کے نام سے مشہور تھا، یمامہ روانہ فرمایا کہ مسیلمہ کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لائے مگر اس شخص نے یمامہ پہنچ کر الٹا مسیلمہ کا اثر قبول کر لیا اور لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ خود جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ مسیلمہ میری نبوت میں شریک ہے۔ نہار کے اس بیان سے لوگوں کی عقیدت مستحکم ہو گئی اور کثرت سے لوگ اس کی نبوت پر ایمان لانے لگے نہار نے مسیلمہ کی جھوٹی نبوت کو مقبول بنانے اور مشتہر کرنے میں وہی کردار ادا کیا جو حکیم نور الدین نے قادیانی مرزا غلام احمد کذاب کی خودساختہ نبوت کو عوام میں پھیلانے کے لئے کیا۔

حضرت سید المرسلین ﷺ کے نام مسیلمہ کا مکتوب اور اس کا جواب:

ہر طرف سے اپنے ہمنواؤں کی کثرت اور عقیدت دیکھ کر مسیلمہ کذاب کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ وہ واقعی حضور علیہ السلام کی نبوت میں شریک ہے چنانچہ اس نے کمال جسارت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا:

> ”مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام معلوم ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک کار ہوں، عرب کی سرزمین نصف آپ کی ہے اور نصف میری لیکن قریش کی قوم زیادتی اور ناانصافی کر رہی ہے۔“

یہ خط دو قاصدوں کے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قاصد سے پوچھا تمہارا مسیلمہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا! ہم بھی وہی کہتے ہیں، جو ہمارا سچا نبی کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر قاصد کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کرا دیتا“ اس دن سے دنیا بھر میں یہ اصول مسلم اور زبان زد خاص و عام ہو گیا کہ قاصد کا قتل جائز نہیں۔ حضرت صادق و مصدوق علیہ السلام نے مسیلمہ کو جواب میں لکھا:

> ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
>
> منجانب محمد رسول اللہ بنام مسیلمہ کذاب
>
> سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے، اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی متقیوں کے لئے ہے۔“

مسیلمہ کی خودساختہ شریعت و معجزات:

لوگوں کو اپنے دین اور جھوٹی نبوت کی طرف راغب کرنے کے لئے ضروری تھا کہ محمدی شریعت کے مقابل ایسی شریعت گھڑی جائے جو لوگوں کے نفسانی خواہشات کے مطابق ہو تا کہ عوام کی اکثریت اس کی نبوت پر ایمان لے آئے چنانچہ اس نے ایک ایسے عامیانہ اور رندانہ مسلک کی بنیاد ڈالی جو عین انسان کے نفس امارہ کی خواہشات کے مطابق تھی چنانچہ اس نے:

(۱) شراب حلال کر دی،

(۲) زنا کو مباح کر دیا،

(۳) نکاح بغیر گواہوں کے جائز کر دیا،

(۴) ختنہ کرنا حرام قرار پایا،

(۵) ماہ رمضان کے روزے اڑا دیے،

(۶) فجر اور عشاء کی نماز معاف کر دی،

(۷) قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں،

(۸) سنتیں ختم صرف فرض نماز پڑھی جائے۔

اس کے علاوہ اور بہت سی خرافات اس نے اپنی خودساختہ شریعت میں جاری کر دیں چونکہ یہ سب باتیں انسانی نفس امارہ کے عین مطابق تھیں، اس لئے عوام الناس جوق در جوق اس پر ایمان لانے لگے اور اباحت پسند اور عیاش طبیعت لوگوں کو ہوس رانیوں اور نشاط فرمائیوں کا موقع مل گیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ

ختم نبوۃ

کہ ہر طرف فواحشات اور عیش کوشی کے شرارے بلند ہونے لگے اور پورا علاقہ فسق و فجور کا گہوارہ بن گیا۔

نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو دنیاوی حیثیت سے کتنا ہی عروج کیوں نہ حاصل ہو جائے مگر دینی عزت و عظمت ان کو کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو مسیلمہ کے لئے اس طرح ظاہر کیا تھا کہ جس کام کا وہ اپنی عظمت دکھانے کے لئے ارادہ کرتا یا دعا کرتا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہو جاتا، چنانچہ:

☆ ایک مرتبہ ایک شخص کے باغات کی شادابی کی دعا کی تو درخت بالکل سوکھ گئے۔

☆ کنوؤں کا پانی بڑھنے کے لئے حضور علیہ التحیۃ والسلام کی طرح مسیلمہ نے اپنا آب دہن ڈالا تو کنوؤں کا پانی اور نیچے چلا گیا اور کنویں سوکھ گئے۔

☆ بچوں کے سر پر برکت کے لئے ہاتھ پھیرا تو بچے گنجے ہو گئے۔

☆ ایک آشوب چشم پر اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ بالکل اندھا ہو گیا۔

☆ شیر دار بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا تو اس کا سارا دودھ خشک ہو گیا اور تھن سکڑ گئے، اور اسی قسم کے بہت سے واقعات مسیلمہ کذاب کی ذات سے پیش آئے۔

مسیلمہ کذاب سے مسلمانوں کی جنگ اور اس کی فتح:

امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ نے جو گیارہ لشکر ترتیب دیئے تھے اس میں ایک دستہ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے یمامہ روانہ فرمایا تھا، اور ان کی مدد کے لئے حضرت شرجیلؓ بن حسنہ کو کچھ فوج کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ کر دیا تھا اور عکرمہؓ کو حکم تھا کہ جب تک شرجیل تم سے نہ آملیں حملہ نہ کرنا مگر حضرت عکرمہؓ نے جوش جہاد میں حالات کا جائزہ لئے بغیر اور حضرت شرجیلؓ کی آمد سے پہلے ہی مسیلمہ پر حملہ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عکرمہؓ کو شکست ہوئی اور مسیلمہ کا لشکر فتح کے شادیانے بجاتا ہوا واپس ہو گیا۔

حضرت شرجیلؓ کو جب اس شکست کی خبر ملی تو وہ جہاں تھے وہیں ٹھہر گئے اور امیر المومنین کے حکم کا انتظار کرنے لگے، ادھر امیر المومنین نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو مسیلمہ کے خلاف معرکہ آراء ہونے کا حکم دیا اور ایک لشکر ان کے لئے ترتیب دیا، جس میں مہاجرین پر حضرت ابو حذیفہؓ اور حضرت زید بن خطابؓ اور انصار پر حضرت ثابت بن قیسؓ اور حضرت براء بن عازبؓ کو امیر مقرر فرمایا۔

حضرت خالدؓ نہایت سرعت سے مدینہ سے نکل کر یمامہ کی طرف بڑھے جہاں مسیلمہ کا چالیس ہزار آدمیوں کا لشکر پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑا تھا اور مسلمان سب ملا کر تیرہ ہزار کی تعداد میں تھے جن میں بہت سے اصحاب بدر رضوان اللہ عنہم بھی شریک تھے جب مسیلمہ کو معلوم ہوا کہ حضرت خالدؓ اس کی سرکوبی کے لئے مدینہ سے چل پڑے ہیں تو وہ خود بھی اپنا لشکر لے کر نکلا اور عقربا کے مقام پر پڑاؤ ڈال دیا۔

مسیلمہ کے سردار مجاعہ کی گرفتاری:

مسیلمہ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ ایک الگ لشکر جمع کر کے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکلا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ مسیلمہ کے لشکر سے ملے حضرت شرجیلؓ بن حسنہ سے جو حضرت خالدؓ کے لشکر کے مقدمۃ الجیش پر مقرر تھے مڈبھیڑ ہو گئی۔ حضرت شرجیلؓ نے اس کے سارے لشکر کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور مجاعہ کو زندہ گرفتار کر کے حضرت خالدؓ کے سامنے پیش کیا جس کو انہوں نے اپنے خیمہ میں قید کر دیا۔

حق و باطل کا ٹکراؤ:

اس واقعہ کے بعد حضرت خالد نے بھی عقربا کے مقام پر پہنچ کر مسیلمہ کے لشکر کے سامنے ڈیرے ڈال دیئے اور جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ دوسرے دن دونوں لشکر آمنے سامنے صف آرا ہوئے۔ مسیلمہ کے لشکر میں چالیس ہزار اور مسلمان لشکر تیرہ ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔

حضرت خالدؓ نے اتمام حجت کے لئے مسیلمہ اور اس کے لشکر کو دین حق کی دعوت دی دوسرے صحابہ کرامؓ نے بھی وعظ و نصیحت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر مسیلمہ اور اس کے لشکر پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ چنانچہ جنگ کا آغاز ہوا سب سے پہلے مسیلمہ کے سردار نہار نے لشکر سے نکل کر مبارزت طلب کی اس کے مقابلے کیلئے حضرت زیدؓ بن خطاب حضرت عمرؓ کے بھائی نکلے اور بڑے پامردی سے مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اب گھمسان کا رن پڑ گیا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور ایسا قتال ہوا کہ چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

حضرت خالدؓ کے حکم سے مسلمانوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ مسیلمہ کی فوج حضرت خالدؓ کے خیمہ میں داخل ہو گئی، جہاں مجاعہ کو حضرت خالدؓ قید کر کے اپنی بیوی کی نگرانی میں دے گئے تھے، فوجیوں نے حضرت خالدؓ کی بیوی کو قتل کرنا چاہا مگر مجاعہ نے ان کو منع کیا اور کہا اگر مسلمانوں کو فتح ہو گئی تو پھر تمہاری عورتوں اور بچوں کی بھی خیر نہیں ہو گی۔ اس پر فوجی انہیں چھوڑ کر چلے گئے اب مسیلمہ کے لشکریوں کے دل بڑھ چکے تھے اور وہ اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے مسلمانوں پر بھاری نظر آتے تھے یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابو حذیفہؓ، حضرت ثابتؓ بن قیسؓ اور حضرت زید بن خطابؓ نے زبردست قتال کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے ثابت بن قیس دشمن کے قلب لشکر میں جا گھسے اور داد شجاعت دے کر جام شہادت نوش کیا۔

حضرت زید بن خطابؓ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا: "اے ارباب ایمان میں نے مسیلمہ کے سردار نہار کو جہنم واصل کیا ہے اب یا تو اس جھوٹے نبی کو قتل کروں یا خود اپنی جان دے دوں گا" یہ کہہ کر دشمنوں پر جھپٹ پڑے اور بہت سوں کو موت سے ہمکنار کر کے خود بھی تحفظ ختم نبوت پر نثار ہو گئے۔

حضرت خالدؓ نے جب یہ دیکھا کہ مسیلمہ کی فوج پر اپنی عددی کثرت کی بنا پر کسی تھکاوٹ کے آثار ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے ہیں اور مسلمانوں کا پلہ کبھی ہلکا ہوتا ہے کبھی بھاری تو انہوں نے مسیلمہ کے بڑے بڑے سرداروں اور بہادروں کو للکارا اور اپنے مقابلے کے لئے انہیں طیش دلایا چنانچہ بڑے بڑے سورما فوج سے نکل کر حضرت خالدؓ سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے نکلے مگر جو مقابلے کے لئے آتا

وہ زندہ بچ کر نہیں جاتا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تن تنہا مسیلمی لشکر کے بہت سے نامی گرامی بہادروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، یہ دیکھ کر مسیلمی فوج میں ہل چل سی مچ گئی۔ اب حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کو پکارا اور دوبارہ اسلام لانے کی دعوت دی۔ اس نے پھر یہ مطالبہ نامنظور کر دیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ گھوڑے کو ایڑ لگا کر اس کی طرف لپکے مگر وہ طرح دے کر دور نکل گیا اور ایک قلعہ نما باغ میں پناہ لی جہاں اس کا لشکر بھی آ کے اس سے مل گیا۔

مسیلمی لشکر باغ میں قلعہ بند اور براء رضی اللہ عنہ بن مالک کی جانبازی:

یہ ایک وسیع و عریض قلعہ نما باغ تھا، جس کے بڑے بڑے دروازے تھے، مسیلمہ اس باغ میں اپنے لشکر کے ساتھ قلعہ بند ہو گیا اور دروازہ مضبوطی سے بند کر لیا اس باغ میں جانے کا اور کوئی راستہ نہیں تھا، یہ دیکھ کر حضرت براء رضی اللہ عنہ بن مالک نے

نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ لوگ قلعہ بند ہو گئے ہیں ان کو ستانے کا موقع دیئے بغیر ان پر حملہ جاری رکھنا چاہئے اس کی ایک ہی ترکیب ہے کہ آپ مجھے دروازے کے قریب لے جا کر باغ کے اندر پھینک دیں میں اندر جا کر دروازہ کھول دوں گا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تمہیں دشمن کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتے۔ جب براء رضی اللہ عنہ بن مالک نے بہت اصرار کیا تو ان کو دیوار پر کسی طرح چڑھا دیا گیا وہ فوراً اندر کود گئے اور باغ کے دروازے پر کھڑے ہوئے سینکڑوں پہریدار فوجیوں پر ٹوٹ پڑے اور نہایت بہادری کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھتے گئے اور سب کو مارتے کاٹتے آخرکار دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ لشکر لئے ہوئے دروازہ کھلنے کے منتظر تھے فوراً دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور پھر تو اس قدر گھمسان کا رن پڑا کہ کسی کو کسی کی خبر نہ رہی اور مسلمان بھیڑ بکری کی طرح مرتدین کو ذبح کرنے لگے۔

لشکر اسلام کی فتح اور مسیلمہ کذاب کا خاتمہ:

جب مسیلمہ نے مسلمانوں کا جوش و خروش اور اپنی فوجوں میں کچھ شکست کے آثار دیکھے تو اپنے خاص دستے کو لے کر میدان جنگ میں کود پڑا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی نے جو اب مسلمان ہو چکے تھے اور مسلمانوں کے لشکر کے سپاہی تھے اس کو دیکھ لیا اور اپنا مشہور نیزہ پوری قوت سے مسیلمہ پر پھینکا جس کی ضرب کاری لگی اور مسیلمہ زمین پر گر گیا قریب ہی ایک انصاری نے اس کو تلوار ماری اور سر کاٹ کر نیزے پر چڑھا دیا۔ مسیلمہ کے مرتے ہی اس کی پوری فوج میں ابتری پھیل گئی اور مسلمانوں نے بھی بے دریغ ان کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ مسیلمہ کے چالیس ہزار کے لشکر میں سے تقریباً اکیس ہزار، موت کے گھاٹ اتارے گئے جبکہ بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا، جن میں تقریباً سات سو صحابہ حفاظ اور قراء شامل تھے۔

مسیلمہ کی موت کے بعد اس کا قبیلہ بنی حنیفہ صدق دل سے دوبارہ اسلام میں داخل ہو گیا اور ان کا ایک وفد امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جہاں ان کی تکریم کی گئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بیٹے عبداللہ پر عتاب:

اس معرکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے جب وہ واپس مدینے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: "یہ کیا بات ہے کہ تمہارا چچا زید بن خطاب تو جنگ میں شہید ہو جائیں اور تم زندہ رہو؟ تم زید سے پہلے کیوں نہ شہید ہوئے؟ کیا تمہیں شہادت کا شوق نہیں؟ حضرت عبداللہ ابن عمر نے عرض کیا: "اے والد محترم چچا صاحب اور میں دونوں نے حق تعالیٰ سے شہادت کی درخواست کی تھی ان کی دعا قبول ہو گئی لیکن میں اس سعادت سے محروم رہا حالانکہ میں نے چچا کی طرح جان کی پرواہ کئے بغیر مرتدین سے جنگ کی تھی۔"

☆☆..................☆☆

بقیہ: ارتدادی کردار

ریگ عراق منتظر کشت حجاز تشنہ کام
خون حسینؓ باز دہ کوفہ وشام خویش را
(اقبالؒ)

اب اس شہیدؓ خداوندی اور محبوب ایزدی کی شان مقدس میں کذاب وقت مرزائے قادیانی نے ایسی ایسی دلخراش و جگر پاش اور شرمناک گستاخیاں کی ہیں کہ ان ملحدانہ گستاخیوں کی مختصر فہرست مرزا قادیانی کی عبارات ذیل میں ملاحظہ کریں۔

نقل کفر کفر نباشد۔

صد حسین:

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ: "میری ہر سیر ایک کربلا ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔" ("نزول المسیح" ص ۹۹ "درثمین فارسی" ص ۲۸۷)

سو حسین کی قربانی:

از مرزا محمود......

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ......

"میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔"

لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے 'میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کی فکروں میں گھلا جاتا ہے 'جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے' وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہو 'کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو کوئی سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود 'امام حسین کے برابر تھے یا کوئی۔" (میاں مرزا محمود 'مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان '۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

قارئین کرام! یہ تھے قادیانیت کے عقائد جن سے میں تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام متلاشیوں کو راہ راست دکھائے 'دولت ایمان اور حب رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال فرمائے اور ان سب کو میری طرح دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے۔ آمین۔

ختم نبوۃ

محمد امین زاہد

ختم نبوت مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اب تاقیام قیامت انسانیت کی کامیابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت میں مضمر ہے (مدیر)

پیارے بچو! عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا اساسی اور اجتماعی عقیدہ ہے۔ اسلام نے جن بنیادی عقائد کی اہمیت پر زور دیا ہے ان میں سے عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی جان ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات پیش کرتا ہے، اس میں وہ تمام خوبیاں بکمال احسن پائی جاتی ہیں جو کہ انسانیت کی تکمیل کے لئے لازمی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی لئے جب قرآن کریم نازل ہو چکا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔“

اس سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے کہ قیامت تک اس کے مقابل کوئی دین نہیں آسکتا نہ کوئی نیا نبی پیدا ہوسکتا ہے، اور نہ ہی کسی کی شریعت چل سکتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاءؑ کرام نبوت کی شاندار عمارت کی اینٹیں تھیں، جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

”انا قائد المسلمین ولا فخر انا خاتم النبیین“۔ (الحدیث)

”میں تمام مسلمانوں کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں، میں خاتم النبیین ہوں۔“

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے قائد ہیں اور اسی اعزاز میں ختم نبوت کا تاج بھی آپؐ کے سر پر رکھا گیا ہے کیونکہ دنیا میں بھی یہ ایک اصول ہے کہ کسی اجلاس میں سب سے مکرم شخصیت کو اخیر میں منظر عام پر لایا جاتا ہے تاکہ تمام لوگ مجتمع رہیں اور ان کی تقریر دلپذیر سے مستفید ہوں۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے بعد تشریف لائے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قائد رسل اور سردار مسلمین ہیں۔ علاوہ ازیں اس روئے عالم پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جس شان و سوبی سے مطالعہ کیا جاتا ہے کسی شخصیت کو بھی یہ شرف حاصل نہیں:

نوید جانفزا اہل زمیں کو دی فرشتوں نے
مبارک ہو جہاں میں آج ختم المرسلیں آئے

ہدایت اسی کو نصیب ہوتی ہے کہ جو عقل سلیم کا مالک ہو ورنہ لاکھ سمجھاؤ ”نہیں“ کی رٹ لگائے جائیں گے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا:

”آپ مردوں میں سے کسی کے والد نہیں“

تاکہ بعد میں نبوت کا احتمال بھی نہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔“

لیکن میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور تبع تابعین تمام متفق ہیں کہ حضورؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ قطعی بند ہو چکا ہے۔ اب بھی جو ختم نبوت کا منکر ہو وہ اسلام سے خارج ہے۔

☆☆..............☆☆

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ہاشمیہ (صحبت روڈ سبی بلوچستان، پاکستان) آپ کے تعاون کا مستحق

الحمدللہ! مدرسہ ہذا عرصہ ۲۸ سال سے دینی تعلیم کی اشاعت وتبلیغ کا فریضہ بحسن وخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ طلباءؑ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس کی دوسری شاخ ”لونی روڈ لنڈی کھوسہ“ میں بھی افتتاح کیا گیا ہے جہاں ایک جامع مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔ جامع مسجد و مدرسہ ہذا مع شاخ ”لونی روڈ لنڈی کھوسہ“ کے مزید کمروں کی تعمیر کے لئے مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

نوٹ: مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ رقم شرعی طریقہ سے صرف کی جاسکے

الداعی الی الخیر: (مولوی) عطاءُ اللہ، ناظم مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ رجسٹرڈ نمبر ۲۱۰، صحبت روڈ سبی، بلوچستان، پاکستان

اخبارِ ختمِ نبوت

رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

صوبائی دارالحکومت میں جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پشاور کے انگریزی روزنامے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ مراسلے کی اشاعت کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے اور بیشتر مساجد میں اس روح فرسا واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ جامع مسجد مرکزی میں نماز جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا انوارالحق حقانی نے کہا کہ ایک سازش کے تحت وقتاً فوقتاً اسلام دشمن افراد کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرایا جاتا ہے اور جب مسلمان اپنے عقیدے کے مطابق غیرت ایمانی کے تحت ردعمل کا اظہار کرتے ہیں تو اسے اقلیتوں کے خلاف تنگ نظری سے تعبیر کیا جاتا ہے، لیکن کسی اقلیت یا نام نہاد مسلمان کی کیا جرأت ہے کہ وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرے۔ اس لئے حکومت پس پردہ محرکات کا سراغ لگا کر سازش کو بے نقاب کرے اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے ورنہ مسلمان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ جامع مسجد قندھاری میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالواحد نے کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں نہ قرآن محفوظ ہے اور نہ ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس محفوظ ہے، انہوں نے کہا کہ اخبارات اور جرائد میں اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف مضامین شائع ہو رہے ہیں، جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ذمہ دار افراد کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ جامع مسجد سنہری میں نماز جمعہ کے اجتماع سے مولانا عبداللہ منیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اگر ناموس رسالتؐ کے قانون پر صحیح معنوں میں عمل درآمد ہو تو کسی بدباطن کو ناموس رسالتؐ اور شعائر اللہ کی توہین کی جرأت نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ تعجب ہے کہ ہر حکمران نے امریکہ اور عالم کفر کی خوشنودی کے لئے ناموس رسالتؐ کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ جامع مسجد دارالعلوم پشتون آباد میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نور محمد نے کہا کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد اب علماً اور قوم سے معافی مانگ رہے ہیں، اس مسئلہ پر کسی کو معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بدبخت مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ جامع مسجد گول سیلانائٹ ٹاؤن میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے کہا کہ ہماری بداعمالیوں اور گناہوں کے سبب شعائر اللہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کے واقعات سے ہم پر اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے، بارش نہیں ہو رہی، قحط سالی ہے، زلزلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زلزلے انتباہ ہیں، قوم اللہ تعالیٰ سے اپنے انفرادی اور اجتماعی گناہوں اور لغزشوں سے معافی مانگے۔ جامع مسجد عمر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عبدالعزیز جتوئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ارتداد کے زمرے میں آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام میں قرآن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہلبیت اطہار، امہات المومنین اور شعائر اسلام کی توہین کرنے والے بدبخت افراد امریکہ اور یورپ میں ہیرو تصور ہوتے ہیں۔ شاتم رسول سلمان رشدی، بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین، مصر کے بدبخت عبدالرحمٰن اور پاکستان کے منظور مسیح وہاں وی آئی پی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں۔ جامع مسجد الحبیب میں جناب حافظ حسین احمد شرودی نے سانحہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے شاتم رسول کو سرعام سزائے موت دی جائے۔ مزید کہا کہ کوئی گناہگار سے گناہگار مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔ جامع مسجد جامعہ ہائی اسکول میں مولانا عبدالقادر لونی نے مطالبہ کیا کہ اس سانحہ کے پس پردہ محرکات کا پتہ چلایا جائے اور تمام مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ جامع مسجد المرسلین ڈیری فارم میں مولانا قاری یار محمد نے کہا کہ حکومت نے کمیٹی قائم کی ہے اللہ کرے کہ جلد سازش کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جائے۔ جامع مسجد ابوبکر میں

ختم نبوۃ

مولانا نور محمد نے سانحہ کی مذمت کی، جبکہ سید عبدالستار چشتی نے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو عبرتناک سزادی جائے۔ جامع مسجد مدرسہ نوریہ منوجان روڈ میں مولانا حبیب احمد نقشبندی نے کہا کہ کوئی مسلمان نبی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ مجرموں کو سرعام سزا دی جائے۔ جامع مسجد اہلحدیث میں مولانا فضل ربی نے توہین رسالت کے مجرموں کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

سانحہ مشرقی پاکستان میں قادیانیوں کا کردار

مجلس تحفظ ختم نبوت راہنماؤں کا بیان

رپورٹ (حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نماؤں مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد الحسینی، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حمودالرحمن کمیشن کی رپورٹ سانحہ مشرقی پاکستان کے تیس سال بعد شائع ہوئی۔ حمودالرحمن کمیشن کے سامنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حقائق پیش کیے تھے کہ سانحہ مشرقی پاکستان کی ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ بالخصوص منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین نے جو قادیانی تھے، مشرقی پاکستان کی اقتصادی امداد روک دی تھی، مشرقی کمان کو اسلحہ بھی نہیں بھیجا گیا تھا مشرقی پاکستان کے گورنر ڈاکٹر عبدالمالک نے اس پر احتجاج کیا تھا شیخ مجیب الرحمن نے تین سال کے اعداد وشمار میں مشرقی پاکستان کی اقتصادی محرومیوں کا ذکر کیا۔ ایسٹرن کمان کے بریگیڈیر بابر صدیقی نے مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے پر قادیانیوں کی سازش سے کمیشن کو تحریری طور پر آگاہ کیا۔ ڈھاکہ کے بنگالی اخبار سنگبار کے ایڈیٹر تفضیل حسین نے مشرقی پاکستان کی محرومیوں کا ذمہ دار منصوبہ بندی کے چیئرمین کو قرار دیا۔ سانحہ مشرقی پاکستان کے دنوں میں صدر جنرل یحییٰ خان نے اس شخص کو قائم مقام صدر نامزد کیا تھا لیکن وہ اس عہدے کو سنبھالنے کے اہل ثابت نہ ہوئے، مرکزی راہ نماؤں نے مطالبہ کیا کہ کمیشن کی رپورٹ میں قادیانیوں کے بارے میں تمام مواد جو ۴۳ صفحات پر مشتمل تھا شائع کیا جائے اور جسٹس منیر انکوائری اور جسٹس صمدانی کی رپورٹ بھی منظر عام پر لائی جائے۔

جامعہ فاروقیہ کے علماً کرام کا سانحہ شہادت انتہائی افسوسناک اور حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے

(رانا آفتاب احمد، ڈاکٹر دین محمد فریدی)

بھکر (نمائندہ خصوصی) بھکر کے معروف مذہبی اور سماجی راہ نما رانا آفتاب احمد نے ضلعی راہ نما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی سے ملاقات کی اور حالیہ واقعہ جامعہ فاروقیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ فاروقیہ کے مدرسین کی گاڑی پر حملہ اور پانچ علماً کرام کی شہادت امت مسلمہ کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے پورے ملک پاکستان میں علماً کرام کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے، خاص کر کے کراچی میں علماً کرام کو جس بے دردی سے شہید کیا جارہا ہے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع، مولانا انیس الرحمن درخواستی رحمہم اللہ جیسی بے ضرر شخصیات کی شہادت امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے، اور عالم اسلام کا عظیم نقصان ہے۔ ان کی شہادت کے پیچھے یہودی لابی اور قادیانیوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پشاور کے ایک مقامی اخبار میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور پھر لاہور کا واقعہ اس کے بعد کوئٹہ میں دہشت گردی یہ ایسے واقعات ہیں جو مسلمانان عالم اور خاص کر پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف گہری سازش کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالم کفر کے مقابلہ میں اب مسلمانوں کو متحد ہوجانا چاہئے۔

قادیانیوں کے روزنامہ الفضل کی پیشانی پر ربوہ کا تبدیل شدہ نام چناب نگر لکھوایا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ناظم اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب اور چیف سیکریٹری سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے چناب نگر رکھنے کے بعد قادیانی جماعت کے روزنامہ الفضل کی پیشانی کی خالی جگہ پر چناب نگر لکھوایا جائے۔

۱۹۷۳ء کا آئین متفقہ طور پر بنایا گیا جس کا تحفظ کرنا ضروری ہے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ناظم اطلاعات مولوی فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹیو پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کا تحفظ کیا جائے اور قرارداد مقاصد کے مطابق جلد از جلد ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور قرآن وسنت کی بالادستی قائم کی جائے، انہوں نے کہا کہ پاکستان دوقومی نظریہ اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ معروض وجود میں آیا تھا۔ کلمہ طیبہ کے نام پر اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ قرارداد مقاصد آئین کا حصہ ہے۔ ملک کا مذہب اسلام ہے قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا۔ لہذا قرآن و سنت کی بالادستی ہی پاکستان کے تمام مسائل کا حل ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کا اجلاس

پنوعاقل (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے عہدیداروں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں شبان ختم نبوت سندھ کے قاری حماداللہ عبیدی، مولانا عبدالرحمن، مولانا محمد حبیب اللہ، ڈاکٹر انیس احمد اور جناب نادر حسین شاہ کے علاوہ کئی ایک ارکان نے شرکت کی۔ اندرون سندھ قادیانیوں، عیسائیوں اور گوہر شاہی فرقہ کی شرانگیزیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا

ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی سازش قادیانی ذہانیت کی پیداوار ہے: مولانا اللہ وسایا

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کے خاتمہ یا ترمیم کے لئے منصوبہ بندی کی سازش قادیانی ذہنیت کی پیداوار ہے اور قادیانی لابی جان بوجھ کر اس طرح کے خالصتاً حساس دینی مسائل کو چھیڑ کر ملک میں افتراتفری اور بے چینی کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے ساہیوال میں کارکنوں، طلبأ، علمأ کرام اور ملاقات کے لئے آنے والے وفود سے گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ موجودہ حکومت کو ناکام کرنے کے لئے سازشوں میں مصروف ہے اور این جی اوز میں مختلف قادیانی افراد اس قسم کی تمام کارروائیوں کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت کو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے۔ انہوں نے انسانی حقوق کا لیبل لگا کر قوم کو گمراہ کرنے والوں کو باور کرواتے ہوئے کہا کہ انہیں کشمیر، فلسطین، بوسنیا، چیچنیا اور دیگر مقامات پر انسانیت پر ہونے والا ظلم نظر نہیں آتا؟ کیا باعزت، باوقار، دینی، سیاسی اور سماجی خاندانوں کی نادان بچیوں اور بچوں کو عمل بغاوت پر اکساتا اور انہیں اخبارات کی شہ سرخیوں کی زینت بنانا ہی حقوق انسانی کی علمبرداری ہے؟ حکومت اور عوام کو اس بارے میں بھی غور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس موقع پر مفتی ذکا اللہ، قاری عبدالجبار، سید سیف الرحمن، ملک غلام مرتضیٰ، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا قاری منظور احمد طاہر، حاجی محمد عالم صاحب، محمد اسلم بھٹی، حافظ عدنان غنی اور رانا عبدالشکور طاہر کے مختلف سوالات کے مولانا اللہ وسایا نے مدلل جوابات دیئے۔

جداگانہ طریقہ انتخاب اور ناموس رسالتؐ ایکٹ برقرار رکھا جائے، حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو پاکستان، وفاقی وزیر داخلہ اور وفاقی وزیر قانون سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق شان رسالتؐ کے قانون اور جداگانہ طرز انتخاب کو تبدیل نہ کیا جائے اور توہین رسالت میں گستاخی سے متعلق مقدمات کی سماعت کا اختیار وفاقی شرعی عدالت کو دیا جائے۔ انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد قانون سازی کرے اور نظریاتی کونسل کی طرف سے مرتد کی شرعی سزا کا قانون بھی بلا تاخیر نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مملکت خداداد پاکستان کلمہ طیبہ کی معرض وجود میں آئی تھی اور دوقومی نظریہ اور جداگانہ انتخابات کے طریقہ کار ہی کے ذریعہ قائم ہوا تھا لہذا پاکستان میں بھی اسی طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کی دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے اور بلدیات، صوبائی، قومی اسمبلیوں اور سینیٹ میں جداگانہ نشستیں برقرار رکھی جائیں۔

قادیانی روزنامہ الفضل کی پیشانی پر چناب نگر لکھا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب اور چیف سیکریٹری پنجاب امتیاز مسرور سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھنے کے بارے میں گورنر پنجاب کی طرف سے ۴/فروری ۱۹۹۹ء کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق قادیانی جماعت کے ترجمان اور روزنامہ الفضل کی پیشانی کی خالی جگہ پر چناب نگر لکھوایا جائے اور قادیانیوں کی ہٹ دھرمی کا خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ربوہ کے نام سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے جس کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کافی عرصہ سے کیا جاتا تھا۔ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے پہلے ''نواں قادیان'' کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا اور وفاقی وصوبائی حکومتوں سے اس نام کو بھی تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا جو ربوہ سے زیادہ خطرناک تھا، اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کی تجویز اور تحریری مطالبہ پر نواں قادیان کا نام بھی تبدیل کر کے گورنر پنجاب کی طرف سے چناب نگر نیا نام رکھنے کا نیا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا، جس کا بھرپور خیرمقدم کیا گیا اور تمام سرکاری اور غیر سرکاری محکموں، اداروں سے چناب نگر پر عمل کرایا گیا، لہذا روزنامہ الفضل کو بھی پابند کیا جائے کہ وہ ٹائٹل پر چناب نگر لکھے۔

التجا بصد عجز و نیاز

اپنے اوصاف کریمہ کی شناسائی دو
ہو نصیب آپ کا عرفان وہ دانائی دو
قدسیوں کو جو نے ایسی ساعت بخشو
دیکھے جو شے کی حقیقت کو وہ بینائی دو
درگزر کرکے مری ساری خطاؤں سے مجھے
اپنے دروازے پہ اب اذن جبیں سائی دو
بوجھ سے اپنے گناہوں کے ہے چلنا مشکل
کانپتے پاؤں سے آیا ہوں توانائی دو
کب سے حسرت ہے جمال جہاں آرا دیکھوں
لیکن اندھا ہوں میں آقا مجھے بینائی دو
شان اقدس میں نثار آپ کی ہے مدح سرا
کھول دو اس کی زباں کو اسے گویائی دو

حضرت الحاج نثار احمد خان صاحب مدظلہ

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟ اگر ہے تو آج ہی ملتِ اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہفت روزہ
ختمِ نبوّة

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوّة

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرتِ رسولِ آخر ﷺ، سیرِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

اَلحَمدُلِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے ــ بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے